THU.5.March.2026
VOLUME: 22 NO: 55
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 5/مارچ 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 55
15/رمضان المبارک 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات = 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)

اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

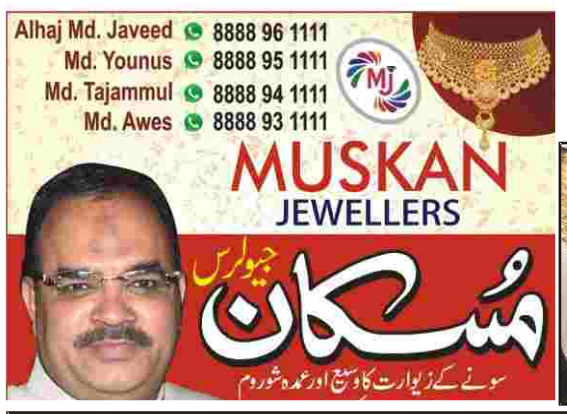

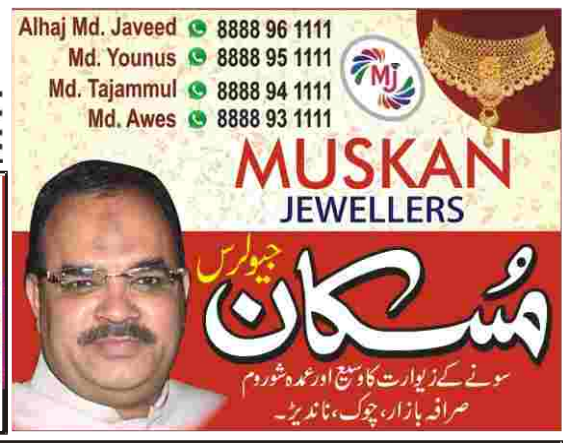

امریکی حملے میں ایرانی بحری جہاز غرقِ آب، 80 ہلاک، 100 امریکی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اُتارنے ایران کا دعویٰ

ایرانی شہروں پر امریکی وصہیونی طیاروں کی بمباری جاری، کل 800 شہری ہلاک، خوفزدہ اسرائیلی ملک چھوڑ رہے ہیں!

تہران۔تل ابیب/ واشنگٹن (ایجنسیز) مشرقِ وسطیٰ میں ایران، امریکہ اور اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی پانچویں دن میں داخل ہوگئی ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق امریکی اور اسرائیلی افواج کی جانب سے ایران کے مختلف شہروں، جن میں تہران، تبریز اور مشہد شامل ہیں، پر شدید بمباری کی گئی۔حملوں کے نتیجے میں سینکڑوں عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن گئیں جبکہ بڑی تعداد میں عام شہریوں کے جاں بحق اور زخمی ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔اطلاعات کے مطابق آج خلیج میں امریکی کارروائی کے دوران ایران کے ایک جنگی بحری جہاز کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں جہاز پر سوار تقریباً 80 فوجی اور عملے کے افراد ہلاک ہوگئے، جبکہ 30 افراد کو بچالیا گیا۔متعدد اہلکار تاحال لاپتہ ہیں اور ان کی تلاش جاری ہے۔ایرانی فوجی ذرائع کے حوالے سے پریس ٹی وی اور تسنیم نیوز ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان جھڑپوں کے دوران وسطی اسرائیل پر راکٹ اور میزائل داغے گئے، جس سے دو شہری ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے، جبکہ کئی عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ادھر ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے خلیج میں امریکی اہداف کو میزائلوں سے نشانہ بنایا اور ایک امریکی ڈرون مار گرایا۔اسرائیلی شہر تل ابیب سمیت دیگر علاقوں میں سائرن بجنے اور شہریوں میں خوف و ہراس پھیلنے کی اطلاعات ہیں۔بعض رپورٹس کے مطابق شہری بڑی تعداد میں محفوظ مقامات کی جانب نقل مکانی کر رہے ہیں، جس کے باعث ٹرانسپورٹ کے مسائل بھی پیدا ہوگئے ہیں۔ایرانی حکومت کا کہنا ہے کہ حالیہ حملوں میں دشمن کے بڑی تعداد میں فوجی ہلاک ہوئے ہیں، تاہم امریکی حکام نے ان دعوؤں کی تردید کی ہے۔غیر مصدقہ رپورٹس کے مطابق اب تک تقریباً 800 شہری جاں بحق جبکہ زخمیوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ بتائی جارہی ہے۔خطے میں صورتحال بدستور کشیدہ ہے اور عالمی برادری کی جانب سے فوری جنگ بندی اور تحمل کا مظاہرہ کرنے کی اپیلیں کی جارہی ہیں۔

امریکہ کا کہنا ہے کہ اس نے 20 سے زائد ایرانی جہازوں کو یا تو ڈبو دیا ہے یا انھیں نشانہ بنایا ہے۔امریکی فوج کی سینٹرل کمان کی جانب سے یہ دعویٰ امریکی سیکرٹری دفاع پیٹ ہیگستھ کے اس بیان کے بعد آیا ہے جس میں انھوں نے کہا تھا کہ امریکہ نے بحر ہند میں ایران کے ایک جنگی جہاز کو غرق کر دیا ہے۔امریکی سیکرٹری دفاع کا کہنا تھا کہ ایرانی جہاز کو تارپیڈو کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔امریکی اور اسرائیلی حملوں کا جواب دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا: ایرانی صدر کا خلیجی ممالک کو پیغام ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے ہمسایہ خلیجی ممالک سے کہا ہے کہ ایران کے پاس امریکی اور اسرائیلی حملوں کا جواب دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملوں کے آغاز کے بعد، ایران نے اپنے پڑوسی عرب ممالک پر سینکڑوں میزائل اور ڈرون فائر کیے ہیں۔ایران نے اب تک متحدہ عرب امارات، قطر اور عمان سمیت خلیجی ریاستوں میں امریکی فوجی اڈوں اور شہری اور توانائی کے بنیادی ڈھانچوں کو نشانہ بنایا ہے۔ ایکس پر جاری ایک پوسٹ میں ایرانی صدر نے پڑوسی ممالک سے کہا ہے کہ ان کی مدد سے ایران نے جنگ سے بچنے کی بہت کوشش کی۔ان کا مزید کہنا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کے حملوں نے ایران کے پاس 'اپنے دفاع کے سوا کوئی چارہ نہیں چھوڑا۔'ایرانی صدر کا کہنا ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کی خودمختاری کا احترام کرتے ہیں اور ان کا ماننا ہے کہ خطے کے ممالک کے خطے میں امن کو یقینی بنانا چاہیے۔

خامنہ ای کی ہلاکت کی 'آپ سے بھاری قیمت وصول کی جائے گی': علی لاریجانی کی ڈونلڈ ٹرمپ کو دھمکی

ایران پر امریکہ اور اسرائیل کے حملے میں رہبرِ اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای کی ہلاکت کے بعد ایران کے سکیورٹی چیف علی لاریجانی نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو خبردار کیا ہے کہ خامنہ ای کی ہلاکت کی 'آپ سے بھاری قیمت وصول کی جائے گی۔'سوشل میڈیا ویب سائٹ ایکس پر جاری ایک بیان میں لاریجانی کا کہنا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی 'مسخرہ حرکتوں' میں آ کر ٹرمپ نے 'امریکی عوام کو ایران کے ساتھ ایک غیر منصفانہ جنگ میں دھکیل دیا ہے۔'

انھوں نے ڈونلڈ ٹرمپ سے سوال کیا کہ ان کے لیے 'اب بھی امریکہ سب سے پہلے ہے یا اسرائیل'؟ یاد رہے کہ امریکہ اور اسرائیل نے 28 فروری کو ایران پر بڑے پیمانے پر حملے کیے، اور اس کے بعد سے ملک بھر میں مختلف مقامات کو نشانہ بنانا جاری رکھا ہوا ہے۔امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کا کہنا ہے کہ امریکہ جانتا تھا کہ اسرائیل کارروائی کرنے جا رہا ہے، جس کی وجہ سے امریکی افواج پر متوقع ایرانی حملوں کے پیش نظر امریکہ کو پیشگی اقدام اٹھانے۔شام کے شمال مشرقی شہر قماشلی میں گرنے والے میزائل کی تصاویر سامنے آئی ہیں۔ یہ شہر ترکی کی سرحد کے نزدیک واقع ہے۔تاحال یہ نہیں معلوم کہ یہ میزائل کب گرا ہے۔اس سے قبل ترکی نے کہا تھا کہ نیٹو کے فضائی دفاع نے ترکی کی فضائی حدود کی جانب آنے والے ایک ایرانی میزائل کو تباہ کر دیا ہے۔ترکی کی وزارت دفاع کے بیان کے مطابق اس واقعے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

بیان کے مطابق میزائل کا 'عراق اور شام کی فضائی حدود سے گزر کر ترکی کی فضائی حدود کی طرف آنے کا پتہ چلا۔'ترکی، جو نیٹو کا رکن ملک ہے، نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ 'ہم تمام فریقین کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ کوئی بھی ایسا قدم اٹھانے سے گریز کریں جس سے خطے میں تنازعہ مزید پھیل جائے۔'

لاسرائیلی فضائیہ کا ایران پر 5000 سے زائد بم گرانے کا دعویٰ

اسرائیلی فضائیہ کا کہنا ہے کہ جنگ کے آغاز کے بعد سے اب تک اس نے ایران پر پانچ ہزار سے زائد بم گرائے ہیں۔سوشل میڈیا پر جاری ایک بیان میں اسرائیلی فضائیہ نے کہا ہے کہ حملوں کا زیادہ تر نشانہ تہران کے آس پاس کا ایریا تھا۔دوسری جانب، اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ کچھ دیر پہلے ایران کی جانب سے میزائل چھوڑے گئے ہیں۔اسرائیلی فوج کے مطابق اس کا دفاعی نظام ان میزائلوں کو روکنے کے لیے فعال ہے۔

کیا دوسری عالمی جنگ کے بعد پہلی بار آبدوز نے جنگی جہاز ڈبویا ہے؟

امریکی سیکریٹری دفاع پیٹ ہیگستھ نے کہا ہے کہ بحر ہند میں امریکی آبدوز نے تارپیڈو کے ذریعے ایرانی جنگی بحری جہاز ڈبو دیا ہے۔ان کا دعویٰ تھا کہ ایسا دوسری عالمی جنگ کے بعد پہلی بار ہوا ہے۔مگر یہ درست نہیں۔1982 کی فاکلینڈ جنگ کے دوران جنوبی اٹلانٹک میں برطانوی جوہری صلاحیت کی حامل آبدوز نے دو ٹائیگر تارپیڈو کے ذریعے ارجنٹینا کے واحد جنگی جہاز جنرل بلگرانو کو غرق کیا تھا۔سنہ 1971 کے دوران پاکستانی آبدوز نے انڈین جہاز آئی این ایس کھکری پر تارپیڈو حملہ کر کے اسے ڈبو دیا تھا۔اگر حالیہ امریکہ دعویٰ درست ثابت ہوتا ہے تو 1945 کے بعد ایسا پہلا بار ہوگا کہ کسی امریکی آبدوز نے دشمن جہاز گرایا ہو۔

ایران جنگ ابھی 'ختم ہونے سے بہت دور ہے'

ایران کے ساتھ جنگ کے جلد خاتمے کی امید رکھنے والے امریکی اتحادی اعلیٰ انتظامیہ اور فوجی حکام کی جانب سے آپریشن 'ایپک فیوری' پر تازہ پیشرفت سے مایوس ہوں گے۔جوائنٹ چیفس آف سٹاف کے چیئرمین جنرل ڈین کین نے بدھ کے روز سیکرٹری دفاع پیٹ ہیگستھ کے ساتھ ایک پریس بریفنگ میں صحافیوں کو بتایا کہ جنگ ابھی 'ختم ہونے سے بہت دور ہے۔'ڈین کین نے اس حوالے سے کوئی خاص ٹائم لائن نہیں بتائی کہ یہ فوجی آپریشن کتنی دیر تک جاری رہ سکتا ہے لیکن انھوں نے یہ بھی کہا کہ امریکہ نے 'ایرانی سرزمین پر گہرائی میں جا کر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔'

مشرقِ وسطیٰ کشیدگی: خلیجی شہروں سے ہندوستان کے لیے 58 خصوصی پروازیں چلانے کا فیصلہ

نئی دہلی: امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باعث مشرقِ وسطیٰ کے بیشتر فضائی راستے بند یا محدود کر دیے گئے ہیں۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر ہندوستانی حکومت اور فضائی کمپنیوں نے خلیجی ممالک میں موجود مسافروں کو وطن واپس لانے کے لیے خصوصی انتظامات شروع کر دیے ہیں۔ اسی سلسلے میں بدھ کے روز مجموعی طور پر 58 خصوصی پروازیں چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔شہری ہوابازی کی وزارت کے مطابق 4 مارچ کو چلائی جانے والی ان خصوصی پروازوں میں 30 پروازیں انڈیگو کے ذریعے جبکہ 23 پروازیں ایئر انڈیا اور ایئر انڈیا ایکسپریس کے ذریعے چلائی جائیں گی۔ وزارت نے بتایا کہ ہندوستان اور خلیجی خطے کے درمیان پروازیں چلانے والی بعض غیر ملکی فضائی کمپنیاں بھی محدود سطح پر اپنی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں، تاہم ان کی تعداد فضائی راستوں کی دستیابی اور آپریشنل حالات پر منحصر ہے۔وزارت کا کہنا ہے کہ موجودہ کشیدہ حالات کے باوجود ہندوستانی فضائی کمپنیوں نے اپنے پروازوں کے شیڈول میں متوازن تبدیلیاں کی ہیں تاکہ مسافروں کو کم سے کم دشواری کا سامنا کرنا پڑے۔طویل اور انتہائی طویل فاصلے کی پروازوں کو ایسے متبادل راستوں سے دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے جو محدود یا بند فضائی علاقوں سے بچتے ہوئے محفوظ سمجھے جا رہے ہیں۔اطلاعات کے مطابق ایئر انڈیا، انڈیگو، اسپائس جیٹ اور اکاسا ایئر خلیجی شہروں خصوصاً دبئی اور فجیرہ سے کئی خصوصی پروازیں چلائیں گی۔ یہ پروازیں نئی دہلی، ممبئی، بنگلورو، کوچی، احمد آباد اور ترواننت پورم جیسے اہم ہندوستانی ہوائی اڈوں پر اتریں گی، تاکہ مختلف ریاستوں کے مسافروں کو سہولت کے ساتھ اپنے گھروں تک پہنچنے کا موقع مل سکے۔حکام نے مسافروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ دبئی انٹرنیشنل ہوائی اڈہ یا المکتوم انٹرنیشنل ہوائی اڈہ اس وقت تک نہ جائیں جب تک متعلقہ فضائی کمپنی کی جانب سے روانگی کے وقت کی باضابطہ تصدیق نہ مل جائے۔ اس احتیاط کا مقصد بھیڑ اور غیر ضروری پریشانی سے بچنا ہے۔اس وقت دبئی کا فضائی علاقہ جزوی طور پر کھلا ہوا ہے اور صرف محدود تعداد میں تجارتی پروازوں کو اجازت دی جا رہی ہے۔ امارات ایئر لائن اور انڈیگو محدود خدمات چلا رہی ہیں اور مسافروں کو تازہ معلومات فراہم کرنے کے لیے اپنی ویب سائٹ پر مسلسل اپڈیٹ جاری کر رہی ہیں۔ادھر اتحاد ایئرویز نے اعلان کیا ہے کہ ابوظہبی سے طے شدہ پروازیں فی الحال منسوخ ہیں اور 5 مارچ کو مقامی وقت کے مطابق دوپہر دو بجے تک پروازوں کی سرگرمی معطل رہے گی۔تاہم متحدہ عرب امارات کے حکام کے ساتھ تال میل کے ذریعے کچھ کارگو اور وطن واپسی کی خصوصی پروازیں چلائے جانے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔شہری ہوا بازی کی وزارت نے واضح کیا ہے کہ مسافروں کی سلامتی سب سے بڑی ترجیح ہے۔ تمام فضائی کمپنیوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مسافروں کے ساتھ شفاف رابطہ برقرار رکھیں اور رقم کی واپسی، شیڈول کی تبدیلی اور دیگر سہولتوں سے متعلق قواعد پر مکمل عمل کریں۔ وزارت کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ فضائی کمپنیوں کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے اور کرایوں پر نظر رکھے ہوئے ہے تاکہ اس غیر معمولی صورتِ حال کے دوران ٹکٹوں کی قیمتوں میں غیر ضروری اضافہ نہ ہو۔

'پی ایم مودی کے اسرائیل دورہ کے بعد ملا فوجی کارروائی کا موقع'، ایران پر حملہ سے متعلق اسرائیلی سفیر کا بڑا بیان

امریکہ واسرائیل کے ذریعہ ایران پر کیے گئے حملہ سے متعلق ہندوستان میں اسرائیلی سفیر روویں ازار نے ایک بڑا بیان دے کر سبھی کو حیران کر دیا ہے۔انھوں نے کہا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر فوجی کارروائی تب شروع کی، جب انھیں 'فوجی کارروائی کا موقع' ملا، اور یہ موقع وزیر اعظم نریندر مودی کے تل ابیب دورہ کے بعد ہی سامنے آیا۔انھوں نے یہ بیان انگریزی روزنامہ 'دی انڈین ایکسپریس' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں دیا ہے۔روویں ازار کے مطابق جب ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی اسرائیلی دورہ پر تھے، اس وقت ایران پر حملہ سے متعلق کوئی حتمی فیصلہ نہیں لیا گیا تھا۔انھوں نے بتایا کہ پی ایم مودی کے دورہ کے دوران دونوں ممالک میں علاقائی حالات و آپسی تعاون جیسے امور پر تبادلہ خیال ہوا تھا۔ اس وقت کسی ممکنہ فوجی کارروائی کی جانکاری نہیں دی جا سکتی تھی، کیونکہ تب تک ایسا کوئی طے فیصلہ موجود نہیں تھا۔ازار کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے وطن واپس لوٹنے کے بعد تقریباً 2 دن تک حالات پر غور وخوض کیا گیا اور پھر ہفتہ کی صبح سیکورٹی کیبینٹ سے حملہ کی منظوری ملی۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم مودی 25 اور 26 فروری کو 2 دن کے سرکاری دورہ پر اسرائیل گئے تھے۔ یہ ان کا دوسرا اسرائیل دورہ تھا۔ اس سے قبل 2017 کے اسرائیلی دورہ کو ہند-اسرائیل تعلقات میں بڑا موڑ تصور کیا گیا تھا۔

مہاراشٹرا میں تبلیغی جماعت کے ارکان پر شدت پسند درندوں نے حملہ کر دیا، داڑھی اور ٹوپی دیکھ کر تشدد کا نشانہ بنانے کا الزام، تین نوجوان شدید زخمی

دھولیہ۔ 4 مارچ (ایجنسیز) مہاراشٹرا کے شہر دھولیہ کے قریب اروی گاؤں میں تبلیغی جماعت کے تین ارکان پر پیر کی شب نامعلوم شر پسند درندوں نے حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہوگئے۔میڈیا رپورٹس کے مطابق زخمیوں کو ابتدائی طور پر سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا، بعد ازاں حالات کے پیش نظر انہیں نجی اسپتال منتقل کیا گیا۔سابق کارپوریٹر امین پٹیل کے مطابق مسجد اسحاق دھولیہ کی جماعت کے تین نوجوان مالیگاؤں سے آٹو رکشہ کے ذریعہ واپس لوٹ رہے تھے جبکہ دو ساتھی موٹر سائیکل پر ان کے پیچھے آ رہے تھے۔رات تقریباً 12 بجے جب یہ لوگ اروی گاؤں کے قریب پہنچے تو 30 سے 40 افراد پر مشتمل ایک ہجوم جھاڑیوں سے نکل کر ان پر حملہ آور ہوگیا۔زخمیوں کا کہنا ہے کہ حملہ آوروں کے ہاتھوں میں ہتھیار تھے اور انہوں نے داڑھی اور ٹوپی دیکھ کر بلاوجہ تشدد کیا۔حملے میں شعیب انصاری کے سر پر گہرا زخم آیا، سلیم انصاری کا ہاتھ فریکچر ہوگیا جبکہ سلمان انصاری کے چہرے پر شدید چوٹیں آئیں۔زخمیوں کے مطابق انہوں نے حملہ آوروں کو بتایا کہ وہ مذہبی کام سے واپس آ رہے ہیں، لیکن ہجوم نے ان کی ایک نہ سنی اور مار پیٹ جاری رکھی۔واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور فوری کارروائی کرتے ہوئے اروی گاؤں سے کشور مہالے، چیتن پوار، انکیت بارسے، وشال باگلے، دیپک کالے، ساحل گولی، پون دھانگیڑے، نریندر کولی اور چیتن سوناونے کو حراست میں لے لیا۔مجلس اتحاد المسلمین کے مقامی کارپوریٹروں نے تعلقہ پولیس اسٹیشن پہنچ کر فوری گرفتاریوں کا مطالبہ کیا اور بعد ازاں ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شری کانت دھیورے سے ملاقات کر کے دیگر ملزمان کی گرفتاری اور سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ایس پی نے وفد کو یقین دہانی کرائی کہ قصورواروں کو سخت سزا دلائی جائے گی۔مقامی ذرائع کے مطابق اروی، للینگ گھاٹ اور اودھان گاؤں کے اطراف رات کے وقت مسافروں پر حملوں اور لوٹ مار کے واقعات ماضی میں بھی پیش آتے رہے ہیں۔پولیس نے علاقے میں گشت بڑھانے اور مزید تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔

ڈالر کے مقابلے روپیہ تاریخی گراوٹ کا شکار، پہلی بار پہنچا 92 کی سطح سے نیچے

نئی دہلی: مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی کے اثرات عالمی معیشت کے ساتھ ساتھ ہندوستانی مالیاتی منڈیوں پر بھی نظر آنے لگے ہیں۔بدھ کے روز ڈالر کے مقابلے ہندوستانی روپیہ تاریخی کم ترین سطح پر پہنچ گیا اور پہلی بار 92 کی سطح سے نیچے چلا گیا۔خبر لکھے جانے تک دن کے دوران روپے کی قدر میں تقریباً 8.0 فیصد تک کمی درج کی گئی اور یہ ڈالر کے مقابلے تقریباً 30.92 پر ٹریڈ کرتا دیکھا گیا۔اس سے قبل روپے کی سب سے کم سطح 875.91 تھی، جو اسی سال کے آغاز میں ریکارڈ کی گئی تھی۔ماہرین کے مطابق روپے میں اس گراوٹ کی بنیادی وجہ مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی جنگی کشیدگی ہے، جس کے سبب عالمی سطح پر مہنگائی بڑھنے اور تجارتی خسارے میں اضافے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ اندیشہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کار ابھرتی ہوئی معیشتوں سے اپنا سرمایہ نکال سکتے ہیں، جس کا دباؤ روپے پر پڑ رہا ہے۔دوسری جانب عالمی منڈی میں کچے تیل کی قیمتوں میں بھی تیزی دیکھنے کو ملی ہے۔جنگی صورتحال کے باعث گزشتہ دو دنوں میں کچے تیل کی قیمت تقریباً 12 سے 13 فیصد بڑھ کر 82 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی ہے۔یہ اضافہ گزشتہ کئی برسوں کے مقابلے میں نمایاں تصور کیا جا رہا ہے۔ہندوستان اپنی ضرورت کا تقریباً 80 فیصد خام تیل بیرون ملک سے درآمد کرتا ہے۔اس وجہ سے عالمی منڈی میں قیمت بڑھنے کا براہ راست اثر ملک کے درآمدی بل پر پڑتا ہے۔اقتصادی اندازوں کے مطابق کچے تیل کی قیمت میں ہر ایک ڈالر کے اضافے سے ملک کے درآمدی بل میں تقریباً دو ارب ڈالر تک اضافہ ہوسکتا ہے۔مالیاتی تجزیہ کاروں نے درآمد کنندگان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ڈالر خریدنے کے لیے روپے میں ممکنہ بہتری کا انتظار کریں اور ساتھ ہی ریزرو بینک آف انڈیا کی ممکنہ مداخلت پر بھی گہری نظر رکھیں۔ادھر اطلاعات کے مطابق ایران کی جانب سے تیل اور گیس کی تنصیبات پر جوابی حملوں کے خدشات نے بھی منڈیوں کو پریشان کر دیا ہے۔کہا جا رہا ہے کہ تہران نے سعودی عرب میں توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے اور آبنائے ہرمز میں جہاز رانی روکنے کی دھمکی دی ہے، جس کے باعث عالمی تیل کی سپلائی متاثر ہونے کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔اہرین کا ماننا ہے کہ اگر مشرق وسطیٰ میں کشیدگی طویل عرصے تک برقرار رہی تو اس کے اثرات عالمی معیشت کے ساتھ ساتھ ہندوستانی روپے پر بھی مزید دباؤ کی صورت میں سامنے آسکتے ہیں۔۔

مہاراشٹر سے راجیہ سبھا کے لیے بی جے پی کے 4 امیدواروں کا اعلان، ونود تاوڑے اور اٹھاولے کے نام شامل

نئی دہلی: بھارتیہ جنتا پارٹی نے مہاراشٹر سے راجیہ سبھا کے انتخابات کے لیے اپنے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔پارٹی کی جانب سے جاری کی گئی فہرست میں قومی جنرل سکریٹری ونود تاوڑے اور مرکزی وزیر رام داس اٹھاولے سمیت چار رہنماؤں کو امیدوار بنایا گیا ہے۔بھارتیہ جنتا پارٹی کی جاری کردہ فہرست کے مطابق ونود تاوڑے اور رام داس اٹھاولے کے علاوہ مایا چنتامن ایوناتے اور رام راؤ کڈوکوتے کو بھی راجیہ سبھا کے لیے امیدوار نامزد کیا گیا ہے۔پارٹی نے آنے والے دو سالہ انتخابی مرحلے کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف ریاستوں سے اپنے امیدواروں کے نام طے کیے ہیں۔اس سے پہلے بھارتیہ جنتا پارٹی نے منگل کے روز راجیہ سبھا کے دو سالہ انتخابات کے لیے اپنے قومی صدر نتن نوین سمیت نو امیدواروں کے ناموں کا اعلان کیا تھا۔پارٹی نے بہار سے نتن نوین اور شریش کمار، آسام سے تیرتھ گووالا اور جوگین موہن، چھتیس گڑھ سے لکشمی ورما، ہریانہ سے سنجے بھاٹیہ، اوڈیشہ سے منموہن سامل اور سوجیت کمار جبکہ مغربی بنگال سے رابل سنہا کو امیدوار بنایا ہے۔

ماہ رمضان مبارک
چکن کے تمام لذیذ آئٹمس دستیاب
ہوٹل یلغار
خالص حیدرآبادی بریانی کے لئے تشریف لائیں
احاطہ حیدر گارڈن فنکشن ہال، مال ٹیکڑی روڈ ناندیڑ
علیحدہ فیملی سیکشن اور پارکنگ کا خصوصی نظم

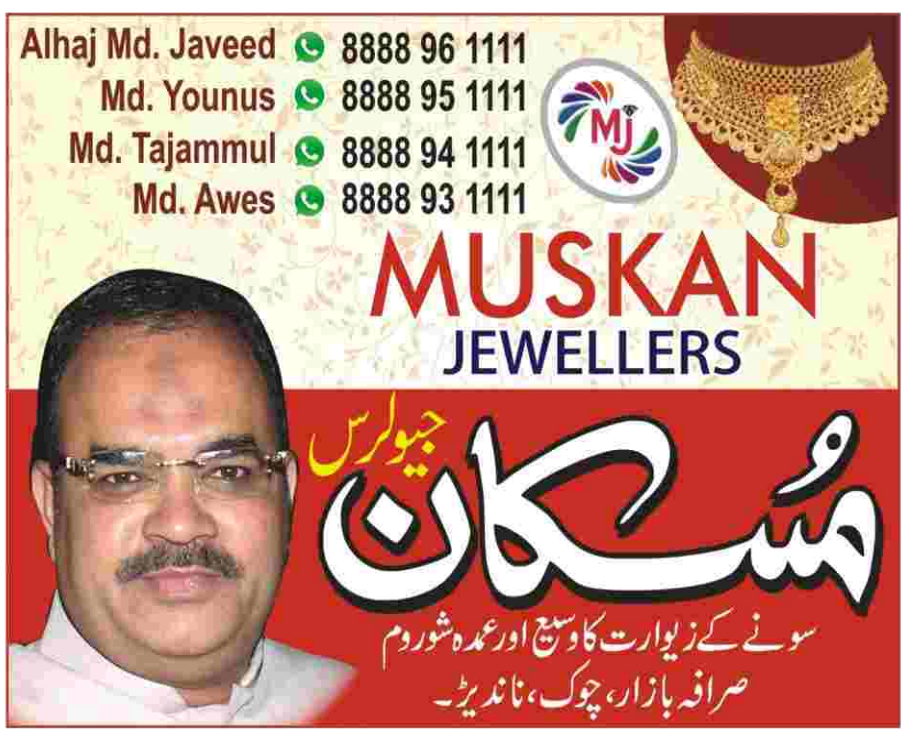

ورقِ تازہ

05 March 2026 اداریہ

”لاڈلی بہن یوجنا“

مہاراشٹر کی سیاست میں ان دنوں لاڈلی بہن اسکیم ایک ایسا موضوع بن چکی ہے جس نے جہاں ایک طرف انتخابی میدان میں مہایوتی حکومت کی کامیابی کے جھنڈے گاڑے، وہیں دوسری طرف حکومت کے داخلی معاشی ڈھانچے میں زلزلے جیسی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ وزیرِ جنگلات گنیش نائیک کا ایوان میں دیا گیا سنسنی خیز بیان کہ ”لاڈلی بہن اسکیم دیگر محکموں کے ساتھ ناانصافی کر رہی ہے“، محض ایک سیاسی جملہ نہیں بلکہ اس معاشی گھٹن کا اعتراف ہے جو اس وقت ریاست کے مختلف محکموں میں محسوس کی جا رہی ہے۔ جب حکومت کا ایک ذمہ دار وزیر خود یہ کہے کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے محکموں کو بینکوں سے قرض لینے کا مشورہ دیا جا رہا ہے، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ریاست کا مالیاتی توازن بری طرح بگڑ چکا ہے۔ گنیش نائیک کا یہ انکشاف کہ محکمہ جنگلات کے پاس 12 ہزار کروڑ روپے مالیت کے ساگوان کے درخت کٹائی کے لیے تیار کھڑے ہیں، لیکن محض فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے یہ عمل تعطل کا شکار ہے، انتظامی نااہلی اور ترجیحات کے فقدان کی بدترین مثال ہے۔ یہ کیسی معاشی منطق ہے کہ جس محکمے کے پاس ریاست کے خزانے کو بھرنے کے لیے اربوں روپے کے قدرتی وسائل موجود ہوں، اسے اپنی روزمرہ کی ضروریات اور ملازمین کی تنخواہوں کے لیے بینکوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور کیا جا رہا ہے؟ کیا لاڈلی بہن اسکیم کے لیے سیاسی شہرت حاصل کرنا اتنا ضروری ہو گیا ہے کہ ریاست کے ریونیو پیدا کرنے والے ذرائع کو ہی مفلوج کر دیا جائے؟

اس معاملے کا سب سے سنگین پہلو وہ انسانی قیمت ہے جو پسماندہ طبقات کو ادا کرنی پڑ رہی ہے۔ ستیج پاٹل کی جانب سے ایوان میں اٹھایا گیا یہ سوال کہ آدیواسی اور دھنگر بستیوں میں سڑکیں نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو 3 کلومیٹر تک کندھوں پر لاد کر ہسپتال لے جانا پڑ رہا ہے، ریاست کے ترقیاتی دعووں کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ ہے۔ ایک طرف حکومت خواتین کے بینک اکاؤنٹس میں 1500 روپے منتقل کر کے خوشحالی کا نعرہ لگا رہی ہے، لیکن دوسری طرف اسی خاندان کا کوئی بیمار رکن بنیادی سڑک کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ سکتا ہے۔ کیا 1500 روپے کی یہ نقد امداد اس انسانی جان کا نعم البدل ہو سکتی ہے؟ کسی بھی فلاحی ریاست کا بنیادی فریضہ انفراسٹرکچر کی فراہمی ہوتا ہے، لیکن یہاں پاپولزم کی آگ میں بنیادی ڈھانچے کو ایندھن بنایا جا رہا ہے۔ مہایوتی حکومت کے اندر جاری یہ سرد جنگ اب ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ پہلے شیوسینا (شندے گروپ) کے سنجے شرساٹ نے اس پر آواز اٹھائی اور اب بی جے پی کے سینیئر لیڈر گنیش نائیک کا ایوان میں برملا اظہار یہ بتاتا ہے کہ کابینہ کے اندر بجٹ کی تقسیم پر شدید اختلافات پنپ رہے ہیں۔ وزارتِ بہبودِ خواتین و اطفال کو دیگر محکموں کا بجٹ منتقل کرنا ایک ایسا انتظامی عدم توازن پیدا کر رہا ہے جس کے اثرات برسوں تک محسوس کیے جائیں گے۔ محکمہ جنگلات کے ملازمین کی تنخواہوں میں تاخیر، سبز پہاڑیوں کے تحفظ کے منصوبوں کی معطلی اور جنگلاتی بستیوں کی سڑکوں کی تعمیر میں رکاوٹ وہ نقصانات ہیں جن کا ازالہ محض نقد رقم کی تقسیم سے ممکن نہیں۔

گنیش نائیک کا یہ بیان کہ ”اگر محکمہ جنگلات کو 6 ہزار کروڑ کا قرض مل جائے تو خوشبودار سڑکیں اور ملازمین کی تنخواہوں کے مسائل حل ہو جائیں گے“، دراصل حکومت کی مالیاتی بے بسی کا ماتم ہے۔ سرکاری محکموں کو کمرشل بینکوں سے قرض لینے کی ترغیب دینا ایک خطرناک روایت ہے جو مستقبل میں ریاست کو قرض کے جال میں دھکیل سکتی ہے۔ حکومت کو یہ سمجھنا ہوگا کہ فلاحی اسکیمیں ہمیشہ ریاست کی اضافی آمدنی سے چلائی جانی چاہئیں، نہ کہ ترقیاتی بجٹ کو کاٹ کر یا قرضوں کے سہارے۔ اس معاشی کشمکش کا سب سے خطرناک پہلو وہ ترقیاتی خلا ہے جو مستقبل بعید میں ریاست کی مجموعی پیداوار (GDP) کو بری طرح متاثر کر سکتا ہے۔ جب محکمہ جنگلات جیسے ریونیو پیدا کرنے والے شعبوں کو محض اس لیے نظرانداز کر دیا جائے کہ ایک مخصوص عوامی اسکیم کے لیے فنڈز کی ضرورت ہے، تو یہ دراصل ”سونے کا انڈا دینے والی مرغی کو ذبح کرنے“ کے مترادف ہے۔ ساگوان کے درختوں کی کٹائی روکنا یا ماحولیاتی تحفظ کے منصوبوں کو سرد خانے میں ڈالنا محض انتظامی سستی نہیں، بلکہ ایک ایسی معاشی خودکشی ہے جس کا خمیازہ آنے والی نسلوں کو بھگتنا پڑے گا۔ اگر حکومت بینکوں سے قرض لے کر تنخواہیں اور سڑکیں بنانے کا مشورہ دے رہی ہے، تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ریاست کا مالیاتی نظم و ضبط مکمل طور پر جواب دے چکا ہے۔ کسی بھی ریاست کی پائیدار ترقی کا دارومدار اس کے قدرتی وسائل کے درست استعمال اور بنیادی ڈھانچے کی مضبوطی پر ہوتا ہے، نہ کہ محض انتخابی مفادات کے لیے نقد رقوم کی تقسیم پر۔ اگر آج ان بستیوں تک سڑکیں نہیں پہنچیں گی جہاں مریض کندھوں پر لاد کر لائے جا رہے ہیں، تو کل لاڈلی بہنوں کے خاندانوں کے لیے بھی یہی ہسپتال اور یہی سڑکیں ناپید ہوں گی، اور تب یہ 1500 روپے کی معمولی امداد کسی بھی المیے کا مداوا نہیں کر سکے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ تعلیم، صحت، سڑکیں اور جنگلات کا تحفظ وہ بنیادی ستون ہیں جن پر کسی بھی ریاست کی پائیدار ترقی کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ اگر ان ستونوں کو ہی کمزور کر دیا جائے تو لاڈلی بہن اسکیم جیسی عمارتیں زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنی ترجیحات پر نظرِ ثانی کرے، نئے ریونیو ذرائع تلاش کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ کسی ایک طبقے کی فلاح دوسرے طبقے کی حق تلفی پر مبنی نہ ہو۔ بصورتِ دیگر، یہ معاشی ناانصافی ریاست میں سماجی بے چینی اور انتظامی انتشار کا باعث بنے گی، جس کی بھاری قیمت بالآخر ریاست کے عوام کو ہی چکانی پڑے گی۔

’میں نے میزائل تباہ ہوتے اور عمارتوں سے دھواں نکلتے دیکھا‘: کیا دبئی ایک محفوظ مقام ہونے کا درجہ کھو رہا ہے؟

ایلس ڈیویز اور گبریئلا پومروئے

دبئی کی فضا میں اڑتے ہوئے میزائل دیکھ کر ہوفت گولان کو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سب اُن کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔ اسرائیلی کینیڈین نژاد انفلوئنسر نے بی بی سی کو بتایا کہ ’ہمیں یوں میزائلوں کو انٹرسیپٹ (روکتے اور تباہ کرتے ہوئے) دیکھنے کی عادت نہیں ہے۔ مگر میں نے حالیہ دنوں میں ایسا ہوتے ہوئے دیکھا اور عمارتوں سے دھواں نکلتے ہوئے بھی۔‘ دبئی میں انفلوئنسرز کی ایک بڑی تعداد موجود ہے اور اُن میں سے ایک ہوفت گولان بھی ہیں جنھوں نے متحدہ عرب امارات پر داغے جانے والے ایرانی ڈرونز اور میزائلوں کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر خوف کا اظہار کیا ہے۔ ایران کی جانب سے گذشتہ چار روز سے یہ میزائل اور ڈرون امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ حملوں کے ردعمل کے طور پر داغے جا رہے ہیں۔ اگرچہ ان میزائلوں اور ڈرونز کی اکثریت کو ہدف تک پہنچنے سے قبل ہی انٹرسیپٹ یعنی فضا میں روکا گیا، مگر بہت سے اہداف تک پہنچنے میں کامیاب رہے جس کے بعد دبئی کی بہت سی مشہور عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے جن میں پام جمیرا کے علاقے میں موجود دی پالم ہوٹل اور برج العرب ہوٹل بھی شامل ہیں۔ دبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ اور ابوظہبی کے زاید انٹرنیشنل ایئرپورٹ کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے اور یہاں ایک شخص کی ہلاکت بھی ہوئی ہے۔ دبئی نے کئی سال سے اپنی شہرت ایک ایسی جگہ کے طور پر بنائی ہے جو گلیمر سے بھرپور ہے اور سیاحت کے ساتھ ساتھ کاروباری شخصیات کے لیے ایک اہم مرکز ہے۔ غیر مستحکم مشرق وسطیٰ کے خطے میں بہت سے لوگ دبئی کا انتخاب رہائش کے لیے بھی کرتے ہیں۔ لیکن موجودہ صورتحال میں دبئی میں رہائش پذیر ارابیلا چی، جولو وآئی لینڈ میں شریک رہی ہیں، نے متحدہ عرب امارات پر ہونے والے حملوں کو ’خوفناک‘ قرار دیا ہے۔ برطانوی ماڈل اور انفلوئنسر پیٹرا ایکلسٹون نے کہا کہ ’ہم یہاں محفوظ محسوس کرنے آئے تھے اور جب ایسا محسوس ہونے لگا تھا تو یہ سب ہو گیا۔‘ انگلینڈ کے سابق فٹبالر ریو فرڈیننڈ نے اپنے شو پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ’یہ خوفناک ہے کہ آپ میزائل، لڑاکا طیاروں کی آوازیں سُنتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کیا ہو رہا ہے، ہمارے اوپر، اور آپ کو بمباری کی آواز آتی ہے، اور ہمیں کچھ علم نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے۔‘ تاہم انھوں نے کہا کہ وہ اب بھی دبئی میں غیر محفوظ محسوس نہیں کر رہے۔

دبئی میں موجود بہت سے انفلوئنسرز متحدہ عرب امارات کی حکومت کی تعریف بھی کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ متحدہ عرب امارات میں حکومت پر تنقید غیر قانونی سمجھی جاتی ہے۔ منگل کے دن دبئی کی پولیس نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ ’افواہیں، غلط معلومات یا ایسا مواد جو سرکاری موقف کی تردید کرتا ہو یا مفاد عامہ کو خطرے میں ڈالتا ہو یا عوام کو پریشان کرنے کا سبب بنے، شیئر کرنا منع ہے اور خلاف ورزی کرنے پر دو لاکھ درہم تک جرمانہ یا قید کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔‘ اس کے باوجود غیر ملکی کمیونٹی میں بہت سے لوگ سوال کر رہے ہیں کہ کیا دبئی ایک محفوظ مقام کا درجہ کھو چکا ہے اور کیا اب اپنی پرانی شہرت بحال کر پائے گا؟ متحدہ عرب امارات کی وزارت دفاع کے مطابق اب تک 174 بیلسٹک میزائل، آٹھ کروز میزائل اور 700 کے قریب ڈرون ملک کی جانب آتے دیکھے گئے جن کی اکثریت کو روک لیا گیا۔ کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر یاسر الشنتاوی کا کہنا ہے کہ ’دبئی کی بطور ترقی یافتہ اور جدید شہر کی بہترین شہرت کو دھچکہ لگا ہے۔‘ بی بی سی سے بات کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ’جب آپ شہر میں دھویں کے بادل دیکھتے ہیں، دھماکوں کی آوازیں سنتے ہیں، تو سکیورٹی اور حفاظت کی تصویر ختم ہو جاتی ہے۔‘ دبئی میں 20 سال تک رہائش پذیر رہنے والے یاسر کہتے ہیں کہ ’اگر نقصان زیادہ نہ بھی ہو تو فیئرمونٹ ہوٹل جیسی عمارات ایک ایسے شہر کی علامت ہیں جہاں امیر لوگ سرمایہ کاری محفوظ طریقے سے کر سکتے ہیں۔‘ ان کے مطابق اس شہرت کو پہنچنے والے نقصان کا ازالہ ہونے میں کئی سال لگیں گے۔ کولمبیا یونیورسٹی کی ہی کیرن ینگ جو سینٹر فار گلوبل انرجی پالیسی میں سینیئر ریسرچ سکالر ہیں کہتی ہیں کہ ایران کی جانب سے ان مقامات کو نشانہ بنانے کا فیصلہ ’غیر معمولی تھا۔‘ چھ سال تک دبئی میں رہنے والی کیرن کا کہنا ہے کہ ’بہت سے لوگوں کے لیے یہ سوچنا ناممکن ہو گا کہ سیاحت کا انفراسٹرکچر بھی نشانہ بن سکتا ہے۔‘ تاہم ہوفت گولان، جو خود کو ٹی وی شخصیت کہتی ہیں، کے خیال میں دبئی کی شہرت زیادہ نہیں بدلے گی۔ وہ کہتی ہیں کہ ’ہم نے دیکھا ہے کہ دبئی کا فضائی دفاع کتنا مضبوط ہے۔‘ ان کا کہنا تھا کہ وہ سوموار کو شاپنگ مال گئی تھیں جہاں معمول سے کچھ کم رش تھا لیکن پھر بھی بہت سے لوگ تھے۔ ہوفت کہتی ہیں کہ وہ جس جزیرے پر رہتی ہیں وہاں لوگ حملے کے بعد بھی سمندر میں تیراکی کر رہے تھے۔ دبئی کی رہائشی افشاں فاروقی بھی خود کو غیر محفوظ نہیں سمجھ رہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ’اس سب کے باوجود میں خود کو محفوظ سمجھتی ہوں۔ یہ قدرتی بات ہے کہ انسان کو پریشانی ہوتی ہے لیکن روزمرہ کے کام ہو رہے ہیں، سکول کھلے ہوئے ہیں اور لوگ باہر نکل رہے ہیں۔‘ انڈیا سے تعلق رکھنے والی افشاں کہتی ہیں کہ ’ہم خوف میں نہیں جی رہے۔‘ دبئی میں ہونے والے حملوں سے چند گھنٹے قبل ہی یہاں پہنچنے والے ول بیلی کہتے ہیں کہ ’دبئی میزائل روکنے کا بہت اچھا کام کر رہا ہے اور عوام کو آگاہ رکھے ہوئے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔‘ تاہم برطانیہ سے تعلق رکھنے والے فٹنس انفلوئنسر کا کہنا ہے کہ اب وہ اپنے کوچنگ کاروبار کو دبئی منتقل کرنے پر دوبارہ غور کریں گے۔ بی بی سی عربی سے بات کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ’سب کچھ بدل گیا ہے۔ اب ہم اس صورت حال کے بیچ میں ہیں۔‘ ان کا کہنا تھا کہ ’میں نہیں جانتا کہ میں یہاں رہوں گا یا واپس چلا جاؤں گا۔‘ اس وقت میں نہیں جانتا۔ فی الحال تو انتظار کرنا ہے اور دیکھنا ہے کہ کیا ہوتا ہے۔‘ (بی بی سی اردو)

’تمام سُرخ لکیریں عبور ہو چکیں‘: کیا خلیجی ریاستوں کا ایران کے خلاف جنگ میں شمولیت کا امکان بڑھ رہا ہے؟

باربرا اُشر

غیر متوقع طور پر بہت سی خلیجی ریاستیں نہ چاہتے ہوئے بھی مشرقِ وسطیٰ میں لڑی جانے والی نئی جنگ میں فرنٹ لائن پر آ گئی ہیں، اور اس صورتحال پر وہ شدید برہم بھی ہیں۔ ایران نے امریکی و اسرائیلی فضائی حملوں کا جواب دیتے ہوئے گذشتہ چار روز کے دوران اپنے عرب پڑوسیوں پر سینکڑوں میزائل اور ڈرون داغے ہیں۔ ایران جنگ پر تازہ ترین تفصیلات بی بی سی اُردو کے لائیو پیج پر ایران کے اِن جوابی حملوں کا بنیادی ہدف سعودی عرب سمیت اِن تمام خلیجی ممالک میں موجود امریکی فوجی اڈے ہیں، لیکن اب وقت کے ساتھ ساتھ ان خلیجی ممالک میں موجود سویلین انفراسٹرکچر اور توانائی (تیل و گیس) کے بنیادی ڈھانچے بھی ایرانی حملوں کی زد میں آ رہے ہیں۔ اور بلاواسطہ اِن جوابی حملوں کی مدد سے ایران خلیجی ممالک سے متعلق دنیا میں پائے جانے والے اِس تصور کو بھی نشانہ بنا رہا ہے کہ یہ ممالک سفر، سیاحت اور معیشت کے اعتبار سے محفوظ ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ جوابی حملے خلیجی ممالک میں تیل اور گیس کی صنعت کو بھی بُری طرح متاثر کر رہے ہیں، جو اس خطے میں معیشت کی بنیاد ہے۔ عرب حکومتیں پہلے روز سے ہی یہ جنگ نہیں چاہتی تھیں اور خلیجی رہنماؤں نے اس کو روکنے کی کوششیں بھی کیں۔ تو اب اہم سوال یہ ہے کہ کیا ایران کے اس نوعیت کے جوابی حملے خلیجی ریاستوں کو بھی اس جنگ میں کھینچ لیں گے؟ قطر کی وزارتِ خارجہ کے ترجمان ماجد الانصاری نے منگل کو ایک پریس بریفنگ میں کہا ’تمام ریڈ لائنز (سُرخ لکیریں) پہلے ہی عبور کی جا چکی ہیں۔‘ انھوں نے صحافیوں کو بتایا کہ ’ہماری خودمختاری اور سالمیت پر مسلسل حملے ہو رہے ہیں۔ ہمارے بنیادی انفراسٹرکچر پر حملے ہو رہے ہیں۔ ہمارے رہائشی علاقوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ اور ان حملوں کے اثرات بالکل واضح ہیں۔ جہاں تک ممکنہ جوابی کارروائی کا تعلق ہے، تو ہماری قیادت کے پاس تمام موجود ہیں۔ لیکن ہم یہ بالکل واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ایسے حملے نہ تو نظرانداز کیے جا سکتے ہیں اور نہ ہی ان کا جواب دیے بغیر انھیں چھوڑا جا سکتا ہے۔‘

دوسری جانب سعودی عرب نے کہا ہے کہ وہ ایرانی حملوں کا جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ سعودی عرب کے سرکاری خبر رساں ادارے ’سعودی پریس ایجنسی‘ نے منگل کو سعودی عرب کے ولی عہد محمد بن سلمان کی زیر قیادت ہونے والے کابینہ اجلاس سے متعلق ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ خبر رساں ادارے کے مطابق سعودی عرب نے کہا ہے کہ وہ اپنی سلامتی کے دفاع اور شہریوں کے تحفظ کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گا۔ اس موقع پر سعودی کابینہ نے زور دیا کہ مملکت ’اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لانے کے لیے تیار ہے تاکہ اُن اتحادی ممالک کی حمایت کی جا سکے جو ایران کی جانب سے کسی ممکنہ حملے کا جواب دے رہے ہیں۔ ایران کی جانب سے جوابی کارروائیوں کے دوران خلیجی ریاستوں پر داغے جانے والے زیادہ تر میزائلوں کو فضائی دفاعی نظام کے ذریعے ہدف پر پہنچنے سے قبل ہی تباہ کر دیا جاتا ہے مگر تباہ ہونے والے میزائلوں کا ملبہ آتشزدگی اور ہلاکتوں کا سبب بنتا ہے۔ تاہم ڈرون، جو دفاعی نظام سے زیادہ آسانی سے گزر جاتے ہیں، اکثر معمولی نقصان پہنچاتے ہیں اور یہی صورتحال خلیج میں تجارت، سفر اور سیاحت کے نظام کو درہم برہم کیے ہوئے ہے۔ اور ایران کی حکمتِ عملی بھی بظاہر یہی ہے، یعنی اپنے عرب پڑوسیوں کے لیے خطرات بڑھانا تاکہ وہ امریکہ پر جنگ ختم کرنے کے لیے دباؤ ڈالیں۔ فنانشل ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق، ایران نے تقریباً اتنے ہی میزائل اور ڈرون متحدہ عرب امارات پر داغے ہیں جتنے کہ اسرائیل پر۔ متحدہ عرب امارات خلیج کا سب سے بڑا تجارتی اور سیاحتی مرکز ہے۔ خطے کی اہم تیل اور گیس کی صنعت کو ایران اپنے لیے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کر سکتا ہے، کیونکہ اس میں خلل ڈالنا عالمی معیشت کو جھٹکا دے سکتا ہے۔ تاہم اس ایرانی حکمتِ عملی کا الٹا اثر بھی ہو سکتا ہے۔ ایران خطرہ مول لے رہا ہے مگر اس کا اثر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خلیجی ریاستیں واشنگٹن کے مزید قریب ہو جائیں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ خلیجی ریاستیں کسی نہ کسی شکل میں امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے خلاف اس جنگ کا حصہ بن جائیں۔ تاحال خلیجی ریاستوں نے امریکہ کو اپنی سرزمین یا فضاؤں سے ایران پر حملے کرنے کی اجازت نہیں دی ہے، مگر یہ صورتحال اب بدل سکتی ہے اور وہ کسی بھی وقت ایران کے خلاف ہونے والی فوجی کارروائیوں میں شریک ہونے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ فی الحال خلیجی ممالک اپنی توجہ اپنے دفاع پر مرکوز کیے ہوئے ہیں، لیکن یہ سب اس بات پر منحصر ہے کہ جنگ اور حملے مزید کتنی دیر تک جاری رہتے ہیں۔

کچھ ریاستیں اس جنگ میں اسرائیل کا ساتھ دینے کے تاثر سے بدستور گریزاں ہوں گی۔ اسرائیل کی غزہ میں کی گئی مہلک اور تباہ کن کارروائیوں، اور لبنان و شام جیسے ممالک میں اس کی فوجی مداخلت نے عربوں کے ساتھ اس کے تعلقات کو مزید کشیدہ کیا ہے۔ جب اسرائیل نے گذشتہ سال قطر پر حملہ کر کے وہاں حماس کی قیادت کے چند اراکین کو قتل کرنے کی کوشش کی، تو عرب ریاستیں شدید غصے میں آ گئی تھیں۔ تاہم اس کے باوجود اب یہ واضح ہے کہ ایران کے جوابی حملوں نے خلیجی ریاستوں کے درمیان اتحاد کو مزید مضبوط کیا ہے۔ خلیج تعاون کونسل کے چھ رکن ممالک، بشمول سعودی عرب، کویت، قطر، بحرین، متحدہ عرب امارات اور عمان، نے اتوار کو ہنگامی اجلاس میں یکجہتی کا اظہار کیا اور عہد کیا کہ وہ ’اپنی سلامتی اور استحکام کے دفاع اور اپنی سرزمین، شہریوں اور رہائشیوں کے تحفظ کے لیے تمام ضروری اقدامات کریں گے، بشمول جارحیت کا جواب دینے کا آپشن۔‘ اماراتی صدر کے سینیئر سفارتی مشیر انور قرقاش نے ایران سے اپیل کی ہے کہ وہ ہوش کے ناخن لے۔ انھوں نے ایک پوسٹ میں لکھا کہ ’آپ کی جنگ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ نہیں ہے۔ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ عقل و ذمہ داری کے ساتھ پیش آئیں، اس سے پہلے کہ (آپ کی عالمی سطح پر) تنہائی اور جاری کشیدگی کا دائرہ وسیع ہو جائے۔‘ (بی بی سی اردو)

سنت کی آڑ میں بے احتیاطی:
سوشل میڈیا، پردہ اور دینی شعور کا تقاضا

ازقلم: ڈاکٹر مولانا محمد عبدالسمیع ندوی
اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا آزاد کالج، اورنگ آباد

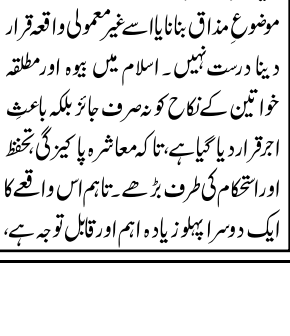

چند دنوں سے سوشل میڈیا پر ایک خبر غیر معمولی طور پر زیرِ بحث ہے کہ ایک 65 سالہ حکیم صاحب نے 26 سالہ خوبرو مطلقہ خاتون سے نکاح کیا ہے۔ دونوں عاقل و بالغ ہیں، دونوں اپنی مرضی اور اختیار رکھتے ہیں، اس لیے شرعی اعتبار سے اس نکاح میں کوئی قباحت نہیں۔ شریعت نے بالغ افراد کو اپنی پسند سے نکاح کا حق دیا ہے، اور یہی اسلام کی وسعت اور فطری مزاج کی دلیل ہے۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو اس نکاح پر اعتراض یا طنز و تمسخر کی کوئی گنجائش نہیں، بلکہ معاشرے کو ایسے معاملات میں غیر ضروری مداخلت سے گریز کرنا چاہیے۔ عام طور پر ایک کہاوت بھی زبان زد خاص و عام ہے کہ ”میاں بیوی راضی تو کیا کرے قاضی“، جو اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ نکاح دو افراد کا باہمی معاہدہ ہے، نہ کہ عوامی تماشا۔ اس لیے عمر کے فرق کو بنیاد بنا کر اس نکاح کو موضوعِ مذاق بنانا یا اسے غیر معمولی واقعہ قرار دینا درست نہیں۔ اسلام میں بیوہ اور مطلقہ خواتین کے نکاح کو نہ صرف جائز بلکہ باعثِ اجر قرار دیا گیا ہے، تاکہ معاشرہ پاکیزگی، تحفظ اور استحکام کی طرف بڑھے۔ تاہم اس واقعے کا ایک دوسرا پہلو زیادہ اہم اور قابل توجہ ہے، جس نے عوام میں بحث کو جنم دیا ہے۔ حکیم صاحب نے اس نکاح کو ”سنت پر عمل“ قرار دیا، لیکن اسی کے ساتھ اپنی نئی نویلی اہلیہ کی تصاویر اور ویڈیوز مختلف زاویوں سے بنا کر سوشل میڈیا پر نشر کیں، انٹرویوز دیے اور اس معاملے کو شہرت اور منافع کے ایک ذریعہ میں بدل دیا۔ یہی وہ نکتہ ہے جس پر سنجیدہ اور دیندار طبقے کو غور کرنا چاہیے۔

یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ اسلام میں پردہ صرف ایک سماجی رسم نہیں بلکہ ایک واضح شرعی حکم ہے۔ پردہ واجب ہی نہیں بلکہ فرض ہے، اور اس کی خلاف ورزی گناہ ہے۔ نکاح کے بعد عورت کی عزت و عصمت کی حفاظت شوہر کی ذمہ داری ہے۔ ایسے میں اپنی اہلیہ کو سوشل میڈیا کی نمائش بنانا، بے پردگی کو فروغ دینا اور اسے تفریح یا کمائی کا ذریعہ بنانا نہ سنت ہے اور نہ ہی دینداری کا تقاضا۔ سنت پر عمل صرف نکاح تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے ہر پہلو میں حیا، وقار اور ذمہ داری کو اختیار کرنا بھی سنت کا حصہ ہے۔ یہاں ایک بنیادی سوال یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے واقعی سنت کی نیت سے نکاح کیا تھا تو کیا اس کے بعد اپنی نجی زندگی کو عوامی تماشا بنانا بھی سنت میں شامل ہے؟ کیا رسولِ اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی نمائش، تشہیر اور رواہ واہی کا ذریعہ تھی؟ یقیناً نہیں۔ آپ ﷺ نے حیا، پردہ اور نجی معاملات کی حفاظت کو ہمیشہ ترجیح دی۔ اس لیے سنت کے نام پر صرف ایک عمل کو اختیار کرنا اور باقی تعلیمات کو نظرانداز کرنا ایک خطرناک رجحان ہے۔ اس واقعے کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اس سے عوام میں دین کے بارے میں غلط تاثر پیدا ہوتا ہے۔ لوگ دین کو سنجیدگی کے بجائے طنز اور مذاق کا موضوع بنانے لگتے ہیں۔ رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے میں ایسے واقعات کا غیر ضروری چرچا روحانیت کو متاثر کرتا ہے اور نوجوان نسل کو دین سے دور کر سکتا ہے۔ یہ طرزِ عمل نہ صرف فرد کے لیے بلکہ پوری امت کے لیے نقصان دہ ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہر معاملے کو اعتدال اور حکمت کے ساتھ دیکھیں۔ ایک طرف عمر کے فرق والے نکاح یا مطلقہ خواتین کے نکاح کو تنقید کا نشانہ نہ بنایا جائے، کیونکہ یہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔ دوسری طرف ایسے افراد کو بھی یہ سمجھنا چاہیے کہ دینداری صرف ظاہری وضع قطع یا چند اعمال تک محدود نہیں۔ حقیقی دینداری میں حیا، وقار، ذمہ داری اور معاشرتی شعور شامل ہے۔ سوشل میڈیا ایک طاقتور ذریعہ ہے، لیکن اس کا استعمال ذمہ داری کے ساتھ ہونا چاہیے۔ نجی زندگی کو نمائش بنانا، دین کو تشہیر کا ذریعہ بنانا اور شہرت کے لیے مذہبی جذبات کا استعمال کرنا نہ عقلمندی ہے اور نہ ہی تقویٰ کا تقاضا۔ علماء اور اہلِ فکر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے مواقع پر رہنمائی کریں، جذباتی ردِعمل کے بجائے علمی اور متوازن گفتگو کو فروغ دیں۔ آخر میں یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ نکاح ایک مقدس رشتہ ہے، اسے سادگی، حیا اور وقار کے ساتھ نبھانا ہی اصل سنت ہے۔ اگر ہم اس واقعے سے کوئی سبق لینا چاہتے ہیں تو وہ یہی ہے کہ دین کو تماشہ بنانے کے بجائے اس کی روح کو سمجھیں، اور اپنی زندگیوں میں ایسے اعمال اختیار کریں جو اللہ کی رضا اور معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ بنیں۔ یہی طرزِ عمل فرد کو بھی باوقار بنائے گا اور امت کو بھی مضبوط کرے گا۔

☆☆☆☆☆

صہیونیت، اسرائیل اور فلسطین کا تنازع: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

محمود علی لیکچرر

مشرق وسطیٰ کا مسئلۂ فلسطین جدید عالمی سیاست کا ایک اہم اور پیچیدہ تنازع Conflict ہے۔ یہ مسئلہ محض مذہبی اختلاف کا نتیجہ نہیں بلکہ قومی خودمختاری نوآبادیاتی سیاست، بین الاقوامی قانون اور تاریخی دعووں کے باہمی تصادم سے پیدا ہوا۔ اس تحقیقی مضمون میں صہیونیت کی ابتدا اسرائیل کے قیام، فلسطینی قومی تحریک اور موجودہ حالات کا غیر جانب دار تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔

صہیونیت کی فکری و تاریخی بنیاد: صہیونیت تحریک کو منظم اور جدید شکل دینے کا سہرا 19 ویں صدی کے آخر میں آسٹریا-ہنگری کے یہودی صحافی اور مصنف تھیوڈور ہرزل (Theodor Herzl) کے سر ہے۔ انہوں نے 1896 میں اپنی کتاب ”Der Judenstaat“ یہودی ریاست شائع کی اور 1897 میں باضابطہ طور پر صہیونیت کی تحریک کا آغاز کیا۔ انیسویں صدی کے آخر میں یورپ میں ابھرنے والی ایک سیاسی و قومی تحریک تھی۔ اس کا بنیادی مقصد یہودی قوم کے لیے ایک محفوظ قومی وطن کا قیام تھا۔ یورپ میں بڑھتی ہوئی یہود دشمنی (Anti-Semitism) اور قوم پرستانہ تحریکوں کے اثرات نے اس نظریے کو تقویت دی۔ 1897 میں پہلی صہیونی zionist کانفرنس منعقد ہوئی جس میں یہودی قومی ریاست کے قیام کو باقاعدہ سیاسی ہدف قرار دیا گیا۔ اس تحریک کی دو بڑی جہات تھیں: سیاسی صہیونیت ریاست کے قیام پر زور، مذہبی صہیونیت تاریخی و مذہبی حق کی بنیاد پر وطن کا تصور۔

عثمانی دور اور برطانوی دور: پہلی جنگِ عظیم سے قبل فلسطین عثمانی سلطنت کے زیرِ انتظام تھا۔ آبادی میں عرب مسلمان اکثریت میں تھے جبکہ عیسائی اور یہودی اقلیتیں بھی موجود تھیں۔ 1917 میں برطانوی اعلان (Balfour Declaration) کے ذریعے فلسطین میں یہودی قومی وطن کی حمایت کی گئی۔ اس اعلان کے بعد یورپ سے یہودی لوگوں کی ہجرت میں اضافہ ہوا جس سے مقامی عرب آبادی میں سیاسی تشویش اور مزاحمت پیدا ہوئی۔ 19471920 کے برطانوی مینڈیٹ دور میں عرب اور یہودی آبادی کے درمیان کشیدگی، فسادات اور سیاسی تنازع بڑھتا گیا۔

اقوامِ متحدہ کی تقسیم اور اسرائیل کا قیام: 1947 میں اقوامِ متحدہ نے فلسطین کو دو ریاستوں میں تقسیم کرنے کا منصوبہ پیش کیا۔ ایک یہودی ریاست، ایک عرب ریاست۔ یہودی قیادت نے منصوبہ قبول کیا جبکہ عرب قیادت نے اسے مسترد کر دیا۔ 14 مئی 1948 کو اسرائیل کے قیام کا اعلان ہوا اور اس دن ہمارے بھارت کے وزیر اعظم دنیا میں تشریف لائے یہ بات انہوں نے اپنے حالیہ اسرائیل کے دورے کے دوران اپنے ہم منصب اسرائیل کے وزیر اعظم سے کہی جبکہ وہ غیر حتیاتی None biologycal ہونے کا دعوی کر چکے ہیں خیر جس کے بع

اردو یونیورسٹی کا جیلانی بانو کو خراجِ عقیدت

حیدرآباد، 4 مارچ (پریس نوٹ) محترمہ جیلانی بانو نے اپنے افسانوں اور ناولوں کے ذریعے سماجی مسائل، خصوصاً نسوانی مسائل اور تہذیبی اقدار کو نہایت مؤثر انداز میں پیش کیا ہے۔ ان کے افسانوں میں حیدرآباد دکن کی تہذیب، انسانی جذبات اور معاشرتی پیچیدگیوں کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر مسرت جہاں، صدر شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کیا۔ وہ اردو ادب کی ممتاز فکشن نگار جیلانی بانو کے انتقال پر شعبہ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ ایک تعزیتی نشست میں اظہار خیال کر رہی تھیں۔ اس موقع پر صدر شعبہ اردو نے جیلانی بانو کی ادبی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ شعبہ کے دیگر اساتذہ نے بھی اس تعزیتی نشست میں اظہار خیال کیا اور کہا کہ جیلانی بانو کا انتقال اردو ادب کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے، تاہم ان کی تخلیقات ہمیشہ ادب کے افق پر روشن رہیں گی۔ اس موقع پر ان کے مشہور ناول ایوانِ غزل، اور بارش سنگ کا بھی خصوصی ذکر کیا گیا اور اسے اردو فکشن کا اہم سنگِ میل قرار دیا گیا۔ تعزیتی نشست میں شرکت کرنے والوں میں پروفیسر فیروز عالم، پروفیسر احمد خاں، ڈاکٹر افتخار احمد، صدر شعبہ فارسی، ڈاکٹر ثمینہ تابش، ڈاکٹر محمد رضوان، ڈاکٹر بدر سلطانہ، ڈاکٹر جابر حمزہ، ڈاکٹر عافیہ حمید، محترمہ حنا گالاب اور ریسرچ اسکالر طلباء وطالبات بھی شامل تھیں۔ نشست کے اختتام پر مرحومہ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور مرحومہ کے درجات کی بلندی کی دعا مانگی گئی۔

پروفیسر سید علیم اشرف جائسی، مانو پروفیسر ایمریٹس مقرر

حیدرآباد، ۴/مارچ (پریس نوٹ) پروفیسر سید علیم اشرف جائسی، سابق صدر شعبۂ عربی وڈین بہبودیِ طلبہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کو پروفیسر ایمریٹس مقرر کیا گیا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پروفیسر علیم اشرف جائسی 19 برسوں کی طویل خدمات انجام دینے کے بعد دسمبر 2025 میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے تھے۔ اب وہ بحیثیت پروفیسر ایمریٹس تقرر کے بعد اسکول برائے السنہ، لسانیات وہندوستانیات میں اپنی خدمات انجام دیں گے۔ وہ بطور خاص اسپانسرڈ تحقیق اور کنسلٹنسی سرگرمیوں میں ریگولر اساتذہ کے ہمراہ حصہ لیں گے۔

ملت ہائی سکول میں قومی یوم سائنس منایا گیا

سائنس کا استعمال انسانیت کی خدمت کے لئے کیا جائے: صدر مدرس کا پیغام

جلگاؤں: ۴/مارچ:۔ ہندوستان کے عظیم سائنسدان اور نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر سی وی کی رمن اثر اس تحقیق کی یاد میں عالمی سطح پر یومِ سائنس منایا جاتا ہے۔ ملت ہائی اسکول میں نیشنل سائنس ڈے بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر شعبہ سائنس کے صدر ساجد خان سر نے طلباء کو بہت آسان زبان میں سمجھایا کہ رمن اثر کیا ہے اور روشنی کے بکھرنے کے عمل کے پیچھے سائنس کے کیا راز پوشیدہ ہیں؟ پروگرام کے صدر اور اسکول کے صدر مدرس شیخ حفیظ منیار سر نے اپنے خطاب میں ڈاکٹر سی وی رامن کو خراج پیش کرتے ہوئے کہا کہ سائنس کا استعمال بنی نوع انسان کی فلاح کے لیے ہونا چاہیے۔ اس موقع پر طلباء کے ذریعہ تیار کردہ مختلف سائنسی ماڈلز اور چارٹس کی نمائش بھی لگائی گئی۔ تمام سائنس اساتذہ نے پروگرام کی کامیابی کے لیے کوششیں کیں۔ تصویر میں: صدر مدرس، سپروائزر، شعبہ سائنس کے سربراہ اور تدریسی عملے کے ہمراہ نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے اور سائنس کے ماڈلز کو بھی دیکھتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔

اردو کی ممتاز فکشن نگار جیلانی بانو کے انتقال پر غالب انسٹی ٹیوٹ کا اظہار تعزیت

(پریس ریلیز: ۴/مارچ):۔ اردو ادب کی ممتاز افسانہ نگار اور ناول نگار جیلانی بانو کے انتقال کی خبر نے ادبی حلقوں کو سوگوار کر دیا ہے۔ اردو کے عالمی شہرت یافتہ ادارے غالب انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی نے تعزیتی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا جیلانی بانو اردو فکشن کی اُن نمایاں شخصیات میں شمار ہوتی تھیں جنہوں نے اپنی تخلیقات کے ذریعے سماجی مسائل، عورت کے مقام، طبقاتی ناہمواری اور انسانی جذبات کو نہایت مؤثر انداز میں پیش کیا۔ جیلانی بانو کی ادبی خدمات کئی دہائیوں پر محیط ہیں۔ ان کے افسانے اور ناول اردو ادب میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تحریروں میں نہ صرف معاشرتی جبر اور ناانصافی کو موضوع بنایا بلکہ عورت کی داخلی کشمکش اور خود شناسی کو بھی بڑی باریکی سے اجاگر کیا۔ ان کا اسلوب سادہ مگر پراثر تھا، جس میں حقیقت نگاری اور فکری گہرائی نمایاں نظر آتی ہے۔ ان کا جانا پوری اردو دنیا کے لیے شدید صدمے کا باعث ہے۔ میں اپنی اور ادارے کی جانب سے ان کے تمام لواحقین کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا جیلانی بانو اردو کی صاحب اسلوب ادیبہ تھیں ان کی معروف تصانیف میں ناول ایوانِ غزل کو خاص شہرت حاصل ہوئی، جسے ادبی حلقوں میں بے حد سراہا گیا۔ اس کے علاوہ ان کے متعدد افسانوں کے مجموعے بھی شائع ہوئے جنہوں نے قارئین کے دلوں میں جگہ بنائی۔ ادبی خدمات کے اعتراف میں انہیں مختلف اعزازات سے بھی نوازا گیا، جن میں حکومت ہند کی جانب سے دیا جانے والا باوقار اعزاز پدم شری بھی شامل ہے۔ ان کے انتقال سے اردو ادب ایک عہد ساز قلم کار سے محروم ہوگیا ہے۔ ان کی وفات اردو فکشن کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اہلِ خانہ کو صبر جمیل دے۔

ٹاڈا قیدی معاملہ: ۳۲/سالوں سے جیل میں قید شمس الدین کو سپریم کورٹ نے راحت دینے سے انکار کیا

جئے پور ہائی کورٹ سے رجوع ہونے کی ہدایت، جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی کی پیروی

نئی دہلی: 4/مارچ:۔ ٹاڈا قانون کے تحت عمر قید کی سزا کاٹ رہے ایک مسلم شخص کی سزا میں تخفیف یا قبل از وقت رہائی کی درخواست کو سپریم کورٹ آف انڈیا نے یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ عرض گذار کو سنگین الزامات کے تحت عمر قید کی سزا ہوئی ہے اور سزا میں تخفیف کا اختیار ریاستی حکومت کے پاس ہے۔ محمد شمش الدین نامی شخص گذشتہ 32 / سالوں سے جئے پور سینٹرل جیل میں مقید ہے۔ سیشن عدالت اور سپریم کورٹ سے اسے عمر قید کی سزا ہوئی ہے۔ عرض گذار شمش الدین کی بہن نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی سے اس کے بھائی کی جیل سے رہائی کے لیئے کوشش کیئے جانے کی درخواست کی تھی، شمش الدین کی بہن کی درخواست پر کارروائی کرتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے جمعیۃ علماء لیگل سیل کے وکلاء کو ہدایت دی تھی کہ شمش الدین کی جیل سے رہائی کے لیئے سپریم کورٹ میں کوشش کی جائے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی کی ہدایت پر ایڈوکیٹ آن ریکارڈ چاند قریشی نے ایڈوکیٹ مجاہد احمد کی معاونت سے سپریم کورٹ آف انڈیا میں پٹیشن داخل کی تھی جس پر گذشتہ جمعہ کو سماعت عمل میں آئی۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کی دو رکنی بینچ کے جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کو سینئر ایڈوکیٹ گوروا گروال نے بتایا کہ عرض گذار گذشتہ 32 / سالوں سے جیل میں مقید ہے نیز ملزم کی قید میں تخفیف کی درخواست کو جیل حکام اور جئے پور ہائی کورٹ نے بغیر وجہ بتائے مسترد کر دیا ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ گوروا گروال نے عدالت کو مزید بتایا کہ سزا میں تخفیف کرنے والی راجستھان صوبے کی پالیسی امتیازی ہے، پنجاب اور دہلی حکومتوں نے ٹاڈا قانون کے تحت عمر قید کی سزا پانے والے قیدیوں کو قبل از وقت رہا کیا ہے۔ یہ پالیسی تمام قیدیوں کے لیئے یکساں نہیں ہے جبکہ یہ قانون کا تقاضہ ہے پالیسی تمام قیدیوں کے لیئے یکساں ہونی چاہئے۔ سینئر ایڈوکیٹ گوروا گروال نے عدالت کو مزید بتایا کہ عرض گذار کا تعلق کرناٹک کے گلبرگہ شہر سے ہے اور کرناٹک حکومت نے عرض گذار کے خلاف کوئی منفی رپورٹ نہیں دی ہے اور نا ہی جیل حکام کی عرض گذار کے خلاف کوئی شکایت ہے لہذا شمش الدین کی عمر قید کی سزا میں تخفیف کی جائے۔ انہوں نے عدالت کو مزید بتایا کہ 60 / سالہ شمش الدین ماضی میں متعدد مرتبہ پیرول پر رہا ہو چکا ہے اور پیرول رہائی ہونے کے بعد وقت مقررہ پر اس نے جیل میں سرینڈر کیا ہے لہذا اس کے خلاف ایسی کوئی بھی رپورٹ نہیں ہے جس کی بنیاد پر اس کی سزا میں تخفیف نہیں کی جاسکتی ہے۔ سینئر ایڈوکٹ گوروا گروال کے دلائل سماعت کرنے بعد جسٹس وکرم ناتھ نے کہا کہ سپریم کورٹ اس معاملے میں مداخلت نہیں کرنا چاہتی ہے۔ عرض گذار کو راجستھان حکومت کی پالیسی کو چیلنج کرنا چاہئے جس پالیسی کے تحت اس کی سزا میں تخفیف نہیں کی جارہی ہے۔ عدالت کا رخ دیکھتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ گورو اگروال نے جئے پور ہائی کورٹ سے رجوع ہونے کی اجازت طلب کی جسے عدالت نے منظور کرتے ہوئے شمش الدین کو پٹیشن واپس لینے کی اجازت دے دی۔

امارت شرعیہ سے ماہانہ وظیفہ پانے والے (قدیم) محتاجان و بیوگان

۳۱/مارچ ۲۰۲۶ء تک تجدید کے لیے درخواست جمع کریں

پٹنہ: ۴/مارچ (راست):۔ امارت شرعیہ بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے ناظم جناب مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب نے اپنے ایک اخباری بیان میں اعلان کیا ہے کہ امارت شرعیہ ایک عظیم ملی وفلاحی ادارہ ہے، یہاں سے دیگر اہم کاموں کی طرح محتاجگان کی وقتی امداد کے ساتھ حضرت امیر شریعت کی منظوری سے باضابطہ ماہانہ وظیفہ بذریعہ بینک دیا جاتا ہے، اس سلسلہ میں امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب دامت برکاتہم کی ہدایت کے مطابق نئے مالی سال ۲۰۲۶ء کیلئے وظائف کی درخواستیں وصول کرنے کی کارروائی شروع کی جارہی ہیں، اس لئے امارت شرعیہ سے جن بیواؤں اور محتاجوں کو ماہانہ وظیفہ ملتا آرہا ہے، اگر ان کی ضرورت واقعی باقی ہے، مدد کے محتاج ہیں اور آئندہ اپنا وظیفہ جاری رکھوانا چاہتے ہیں تو تجدید کا فارم بھر کر اپنے آدھار کارڈ اور بینک پاس بک کی کاپی کے ساتھ ۱۱/شوال المکرم ۱۴۴۷ھ، مطابق ۳۱/مارچ ۲۰۲۶ء تک امارت شرعیہ بھیج دیں۔ وظیفہ فارم میں موجود سبھی خانوں کو صاف صاف بھریں، اگر خود سے نہ بھر سکیں تو کسی جانکار سے بھروالیں، خاص طور سے اکاؤنٹ کی تفصیلات (اکاؤنٹ میں موجود نام، اکاؤنٹ نمبر، بینک کا نام، بینک کا پتہ، آئی، ایف، ایس، سی کوڈ) صاف صاف بھریں، وظیفہ کا نیا فارم امارت شرعیہ کے مرکزی دفتر سے یا اپنے ضلع کے دار القضاء سے حاصل کرلیں اور علاقہ کے قاضی شریعت، ارکان شوریٰ، گاؤں کے نقیب، بلاک یا ضلع کمیٹی کے صدر، سکریٹری یا معزز شخصیات سے تصدیق بھی کرالیں اور بذریعہ ڈاک یا دستی ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ۔801505 کے پتے پر بھیجیں۔ یاد رکھیں جن کی تجدید کی درخواست موصول نہیں ہوگی ان کا وظیفہ آئندہ سال ۲۰۲۶ء-۲۰۲۷ء کے لیے جاری نہیں ہوگا۔ جدید بیوگان اور محتاجان کی درخواست بھی مذکورہ شرائط و تفصیلات کے ساتھ ۳۱/مارچ ۲۰۲۶ء تک ہی قبول کی جائے گی۔ مزید معلومات کے لیے 0612-255568, اور 7903621729 پر رابطہ کریں۔ یہ اطلاع دفتر نظامت سے مولانا محمد ارشد رحمانی آفس سکریٹری امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ نے دی ہے۔

ملت اسکول میں یومِ مراٹھی کے موقع پر مراٹھی زبان کے قواعد کا مقابلہ

جلگاؤں: ۴/مارچ:۔ مراٹھی ڈے کے موقع پر مہرون کے ملت ہائی اسکول میں مراٹھی زبان کے الفاظ کے قواعد کا مقابلہ منعقد ہوا۔ شعبہ مراٹھی کے زیر اہتمام اس مقابلے میں اسکول کی 5 ویں سے 9 ویں جماعت کے کل 250 طلباء نے حصہ لیا۔ مقابلے کے لیے شعبہ مراٹھی کے صدر شیخ وسیم سر کا تیار کردہ معروضی سوال کا سیٹ صدر مدرس حفیظ منیار سر اور سابق سپروائزر رسید رفیق پٹوے سر ہاتھوں تقسیم کیا گیا۔ مراٹھی ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا کہ مقابلے میں کامیاب ہونے والے طلباء کو انعامات دیے جائیں گے۔ اس موقع پر سپروائزر رسید مختار سر، مراٹھی مضمون کے اساتذہ اظہر شیخ سر، ثمینہ میڈم، وسیم پٹھان سر، نسیمہ میڈم، مہرون النساء میڈم کے علاوہ زبیر شیخ سر، آصف سید سر، ساجد خان سر، عتیق خان سر، شعیب شیخ سر، شاہ عطاالرحمان سر اور شیخ زیاؔن احمد سر کی خصوصی موجودگی رہی۔

☆☆☆☆☆

مستقبل کے سیاّروں پہ کمند ڈالنے کو تیار

بارہویں اور دسویں جماعت کے طلبہ کے لئے۔۔۔۔۔

کوئی بھی امتحان کسی بھی معاملہ میں لائق ہونے کی کنجی اور ضمانت ہی نہیں بلکہ ہماری صلاحیت وقابلیت کو منوانے کا اہم پلیٹ فارم ہے۔ اس سے بھاگنے، خوف کھانے یا جی چرانے کی بجائے اس کے لئے ہم وقت تیار رہنا چاہئے لیکن معاملہ یہ ہے کہ یہ وہی کرتا ہے جو اس کے لئے تیاری بھی کرے اور امتحان کے مثبت نتائج کا مضبوط یقین رکھتا ہو۔ امسال کے دوازدہم اور دہم جماعت کے طلبہ کے سالانہ بورڈ امتحانات کا آغاز ہو چکا ہے۔ کچھ طلبہ اب بھی ایسے ضرور ہوں گے جنھوں سال بھر کا وقت یا تو کھیل کود میں یا شرارت ومستی میں یونہی گنوا دیا ہوگا اور اب وہ کسی معجزے کے منتظر ہوں گے، کچھ مساجد میں اللہ سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہوں گے اور کچھ نقل کی بیساکھی پر سواری کرنے کی تیاری میں بچا ہوا وقت بھی برباد کرنے میں مصروف ہوں گے۔ ہم تمام طلبہ کو جو مطالعہ ومحنت کرتے رہیں اور ہنوز اسی میں لگے ہوئے ہیں اور جن طلبہ نے ملے ہوئے وقت کا غلط استعمال کیا ان تمام کے لئے کچھ ٹپس یہاں درج کر رہے ہیں اس امید پر کہ اس کم وقت میں بھی اس پر عمل کر کے کامیاب ہوا جاسکتا ہے اور اپنا میرٹ بڑھایا جاسکتا ہے۔ اس کے بارے میں ہمارے استاد شیخ زیاؔن احمد نے رہنمائی کی ہے۔ سب سے پہلے آپ اللہ سے خصوصی مدد کی دعا کا سہارا لیجیے اس کے بعد، بعد نمازِ فجر یکسوئی کے ساتھ اپنا مکمل نصابی مواد ایک دو مرتبہ سرسری طور پر پڑھ لیجیے اور اس میں جو مشکل جواب ہے اور جس کے جواب مفصل یا بڑے ہیں اسے رات میں سونے سے قبل بھی ایک مرتبہ پڑھیے۔ اور اللہ سے دعا کر کے رات میں سو جایئے۔ ساتھ ہی گزشتہ دو سال کے پرچے بھی دیکھ لیجیے ان میں جو سوالات دہرائے گئے ہیں ان کو خصوصیت سے یاد کر لیجیے۔ جو کچھ آپ یاد کر چکے ہیں اس کو ایک دو مرتبہ فل اسکیپ پیپر پر اس طرح لکھئے جیسے آپ امتحان میں لکھیں گے۔ اس سے آپ کے ہاتھ کو زیادہ لکھنے کی مشق اور عادت ہو جائے گی۔ جوابات لکھنے میں کتنا وقت لگ رہا ہے یہ معلوم ہوگا ساتھ ہی آپ کی نگاہ سے گزر جانے والا مواد مضبوطی سے یاد ہو جائے گا۔ بیمار اور طبیعت خراب کر کے آپ ٹھیک سے امتحان نہیں دے سکیں گے اس لئے امتحان کے دنوں میں خاص طور پر اپنے ڈائیٹ پر دھیان دیں کہ مصالحہ دار اور تیل والی اشیاء سے، ٹھنڈے پانی اور آئیسکریم وغیرہ بیماری کا سبب نہ جائے۔ ریاضی اور سائنس کے ضابطے، مساوات وغیرہ کا چارٹ بنا کر اپنے مطالعہ کرنے کی جگہ چپا دیجئے اسے آتے جاتے دیکھنے سے آپ کو اچھے سے یاد ہو جائیں گے۔ امتحان میں تمام سوالات لازمی حل نہ کیجئے۔ اگر کسی جواب کو وقت زیادہ لگ رہا ہے تو اسے تھوڑا لکھ کر دوسرا جواب لکھئے اس سے آپ تمام سوالات وقت رہتے حل کر سکیں گے۔ اگر آپ تہجد میں اٹھ سکیں تو سونے پہ سہاگہ ہو جائے گا۔ اس وقت سائنسی اعتبار سے دماغی ترنگیں بہت حرکت میں ہوتی ہیں اسی لئے دینی مدارس میں اساتذہ اپنے طلبہ کو اس وقت میں قرآن حفظ کروانا شروع کرتے ہیں۔ آپ بھی کوشش کیجئے ان شاء اللہ ذہن و دل کے دریچے کھل جائیں گے۔ اس کے علاوہ آپ اپنے والدین اور اساتذہ کی دعائیں لینے والے کام انجام دیجئے کیونکہ ان کی دعائیں اللہ آپ کے حق میں ضرور قبول کرتا ہے۔ اللہ ہمیں اس فانی دنیا کے علاوہ اخروی امتحان میں بھی نمایاں کامیابی سے نوازے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆

حکیم طارق قاسمی کی ضمانت عرضداشتوں پر سماعت کرنے کے لیئے لکھنؤ ہائی کورٹ تیار

حکیم طارق قاسمی کی جیل سے رہائی کے لیئے کوشش کی جارہی ہے، مولانا حلیم اللہ قاسمی

ممبئی 4/ مارچ 2026:۔ حکیم طارق قاسمی و دیگر ملزمین کو دہشت گردی کے الزامات کے تحت لکھنؤ سیشن عدالت کی جانب سے ملنے والی عمر قید کی سزا کے خلاف داخل اپیل پر گذشتہ کل الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بینچ میں سماعت عمل میں آئی جس کے دوران ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ نے تقریباً بیس سالوں سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے مقید ملزم حکیم طارق قاسمی اور محمد اختر کشمیری کی ضمانت عرضداشتوں پر سماعت کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ سینئر ایڈوکیٹ رشاد مرتضی کی درخواست پر عدالت نے فیض آباد مقدمہ کی سماعت بھی ایک ساتھ کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ اس سے قبل بھی دو رکنی بینچ نے اپیلوں پر یکجا سماعت کیئے جانے کا حکم جاری کیا تھا لیکن بینچ میں تبدیلی کی وجہ سے سماعت نہیں ہوسکی تھی۔ لکھنؤ ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کی جسٹس رنجش کمار اور جسٹس ظفیر احمد کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کی جانب سے ملزمین کی نمائندگی کرتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ رشاد مرتضی نے بتایا کہ ملزمین تقریباً دو دہائیوں سے سلاخوں کے پیچھے مقید ہیں نیز ملزمین کی اپیلوں پر گذشتہ چھ سالوں سے سماعت نہیں ہوسکی ہے لہذا ملزمین کی ضمانت عرضداشتوں پر سماعت کی جائے جس کے لیئے بینچ راضی ہوگئی ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ رشاد مرتضی نے عدالت کو مزید بتایا کہ انہوں نے اضافی حلف نامہ 20 / جنوری 2026 / کو داخل کیا تھا جو عدالت کے ریکارڈ پر نہیں ہے لہذا اسے عدالت کے ریکارڈ پر لیا جائے، عدالت نے سینئر ایڈوکیٹ کی درخواست منظور کرتے ہوئے اضافی حلف نامہ کو ریکارڈ پر لیا اور سرکاری وکیل کو حکم دیا کہ وہ دو ہفتوں کے اندر حلف نامہ پر اپنا جواب داخل کرے۔ دوران سماعت نمیش کمیشن کی رپورٹ کا حوالہ بھی سینئر ایڈوکیٹ نے بینچ کو دیا جس کے جواب میں عدالت نے سینئر ایڈوکیٹ کو ہدایت دی کہ وہ نمیش کمیشن کی رپورٹ عدالت میں پیش کرے تاکہ دوران سماعت عدالت اس کا بھی جائزہ لے سکے۔ نمیش کمیشن رپورٹ نے حکیم طارق قاسمی اور دیگر ملزمین کو جھوٹے مقدمہ میں پھنسائے جانے کی رپورٹ پیش کی تھی اس کے باوجود ریاستی حکومت نے ملزمین کے خلاف قائم جھوٹے مقدمات کو واپس نہیں لیا تھا۔ سال 2012 / میں آر ڈی نمیش کمیشن نے اپنی رپورٹ میں حکیم طارق قاسمی اور خالد مجاہد (مرحوم) کی 2007 / بم دھماکوں میں گرفتاری کو غیر قانونی قرار دیا تھا اور گرفتاری کے بعد انہیں شدید ٹارچر کیا گیا تھا۔ حکیم طارق قاسمی کے مقدمہ کے تعلق سے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے ممبئی میں اخباری نویسیوں کو بتایا کہ حکیم طارق قاسمی اور ان کے ساتھیوں کی جیل سے رہائی کے لیئے کوشش کی جارہی ہے، طارق قاسمی کی ایماء پر ان کے مقدمہ کی پیروی کرنے کے لیئے سینئر ایڈوکیٹ کی تقرری کی گئی ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے مزید کہا کہ اسے حکیم طارق قاسمی کی بدقسمتی کہئے یا برسر اقتدار کی زیادتی کیونکہ سرکار کی ہی جانب سے بنائے گئے نمیش کمیشن کی رپورٹ کو سرکار نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ سرکار اگر نمیش کمیشن کی رپورٹ 2012 / میں ہی قبول کر لیتی تو حکیم طارق قاسمی کو ابتک جیل کی صعوبتیں برداشت نہیں کرنا پڑتی اور چودہ سال قبل ہی ان کی جیل سے رہائی ہوجاتی اور انہیں سیشن عدالت سے عمر قید کی سزا بھی نہیں ہوتی۔ واضح رہے ملزم طارق قاسمی کو چار مقدمات میں سیشن عدالت سے عمر قید کی سزا ملی تھی، سیشن عدالت کے فیصلوں کے خلاف علیحدہ علیحدہ اپیلیں لکھنؤ اور الہ آباد ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔ بارہ بنکی اور گورکھپور مقدمات میں حکیم طارق قاسمی کو ہائیکورٹ سے ضمانت مل چکی ہے جبکہ فیض آباد اور لکھنؤ مقدمات ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔ عدالت کی جانب سے بقیہ دونوں مقدمات کی سماعت ایک ساتھ کیئے جانے کے حکم سے سالوں سے التوء کا شکار اپیلوں پر سماعت کا راستہ صاف ہوگیا ہے، آئندہ سماعت پر دو رکنی بینچ یا تو ضمانت عرضداشتوں پر سماعت کریگی یا لکھنؤ عدالت کے فیصلے کو چیلنج کرنے والی اپیلوں پر۔ دوران سماعت سینئر ایڈوکیٹ رشاد مرتضی کی معاونت ایڈوکیٹ او پی تیواری، ایڈوکیٹ عارف علی، ایڈوکیٹ فرقان پٹھان و دیگر نے کی۔

آیت اللہ خامنہ ای شہید ہیں اور شہید زندہ ہی رہتے ہیں

آیت اللہ خامنہ آی کی شہادت پر امیر وحدتِ اسلامی ہند محمد ضیاء الدین صدیقی کا صحافتی بیان

جالنہ: ۴/مارچ 2026: (بذریعہ لیاقت علی خان یاسر جالنوی ضلع نامۂ نگار جالنہ) امیر وحدتِ اسلامی ہند محمد ضیاء الدین صدیقی نے ایران کے رہبر اعلیٰ آیت اللہ خامنہ ای کی شہادت کے سلسلے میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ خامنہ ای شہید ہیں اور شہید مرتے نہیں بلکہ زندہ رہتے ہیں۔ اسرائیل اور امریکہ اپنی بزدلانہ کارروائیوں کے نتیجے میں خود ہی ذلت ومسکنت سے دوچار ہونے والے ہیں۔ امیر وحدتِ اسلامی ہند محمد ضیاء الدین صدیقی نے کہا کہ ایران کے جوہری پروگرام کے سلسلے میں جنوری 2016 سے نافذ مشترکہ جامع منصوبہ عمل (The Joint Comprehensive Plan Of Action) پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے تمام ارکان کے ساتھ ساتھ جرمنی اور یوروپی یونین نے بھی دستخط کیے تھے لیکن ٹرمپ نے اقتدار میں آنے کے بعد اپنے جنگی جنون کے تحت اس معاہدے سے خود کو علاحدہ کر لیا اور اسرائیل کے ساتھ مشترکہ طور پر ایران کے خلاف بے بنیاد الزامات لگاتے ہوئے جنگ مسلط کر رکھی ہے۔ یہ تمام کارروائیاں بزدلانہ اور ظالمانہ ہیں۔ مہذب دنیا میں اس طرح کے وحشیانہ عمل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہم اس جنگی جنون کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ ایران کے جوہری پروگرام کے سلسلے میں سفارتی گفتگو کے مرحلوں کے دوران ہی جون 2025 اور فروری 2026 میں اسرائیل اور امریکہ کے ذریعے یہ حملے، بزدلانہ اور مجرمانہ ذہنیت اور رویوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ حملے بین الاقوامی سفارتی آداب و قوانین کی صریح خلاف ورزی ہیں۔ JCPOA پر دستخط کرنے والے ممالک کی ذمے داری ہے کہ امریکہ کو مذکورہ معاہدے کا پابند بنانے اور بین الاقوامی آداب وقوانین کی پاسداری کے لیے مجبور کریں۔ امیر وحدتِ اسلامی ہند محمد ضیاء الدین صدیقی نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی اڈے جب تک قائم رہیں گے ایک کے بعد ایک تمام ملکوں میں نسل کشی کے لیے امریکہ کے ذریعے جنگیں مسلط کی جاتی رہیں گی، تاکہ گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو حاصل کیا جاسکے۔ یہ فوجی اڈے مشرق وسطیٰ میں عام انسانوں کے وجود کے لیے سب سے بڑا خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ امریکہ اپنے سامراجی منصوبوں کے تحت ایران میں اقتدار کی تبدیلی کے ذریعے وہاں ایک کٹھ پتلی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ وہاں کے عوام اور قدرتی وسائل کا استحصال کر سکے۔ امیر وحدتِ اسلامی ہند محمد ضیاء الدین صدیقی نے قرآن کریم کی آیت - وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرہ:154)" اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں" کی تذکیر کے ذریعے اس عظیم غم کو بھولنے کی تلقین کی اور ایران کے عوام کے ساتھ ہمدردی اور یگانگت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سامراج کے خلاف مضبوطی کے ساتھ سینہ سپر رہیں۔ اور اللہ کی نصرت پر بھروسہ رکھیں۔ امیر وحدتِ اسلامی ہند محمد ضیاء الدین صدیقی نے اس موقع سے وحدتِ اسلامی ہند کے تمام وابستگان کی جانب سے تعزیت پیش کرتے ہوئے اللہ کے حضور دعا کرتے ہوئے کہا کہ رب العالمین آیت اللہ خامنہ ای اور وہ تمام اہل ایمان جو اس جنگ میں قتل ہو رہے ہیں، ان سب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور تمام پسماندگان و متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو بہترین نعم البدل عطا فرمائے آمین۔ اس طرح کی معلومات ایک صحافتی بیان کے ذریعے آج ڈاکٹر ایم انیس احمد معتمد عمومی وحدت اسلامی ہند نے دی ہے۔

مہاراشٹرا میں تبلیغی جماعت کے ارکان پر شدت پسند درندوں نے حملہ کر دیا

دھولیہ: 4 مارچ (ایجنسیز) مہاراشٹرا کے شہر دھولیہ کے قریب اروی گاؤں میں تبلیغی جماعت کے تین ارکان پر پیر کی شب نامعلوم شر پسند درندوں نے حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہو گئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق زخمیوں کو ابتدائی طور پر سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا، بعد ازاں حالات کے پیش نظر انہیں نجی اسپتال منتقل کیا گیا۔ سابق کارپوریٹر امین پٹیل کے مطابق مسجد اسحاق دھولیہ کی جماعت کے تین نوجوان مالیگاؤں سے آٹو رکشہ کے ذریعہ واپس لوٹ رہے تھے جبکہ دو ساتھی موٹر سائیکل پر ان کے پیچھے آ رہے تھے۔ رات تقریباً 12 بجے جب یہ لوگ اروی گاؤں کے قریب پہنچے تو 30 سے 40 افراد پر مشتمل ایک ہجوم جھاڑیوں سے نکل کر ان پر حملہ آور ہو گیا۔ زخمیوں کا کہنا ہے کہ حملہ آوروں کے ہاتھوں میں ہتھیار تھے اور انہوں نے داڑھی اور ٹوپی دیکھ کر بلاوجہ تشدد کیا۔ حملے میں شعیب انصاری کے سر پر گہرا زخم آیا، سلیم انصاری کا ہاتھ فریکچر ہو گیا جبکہ سلمان انصاری کے چہرے پر شدید چوٹیں آئیں۔ زخمیوں کے مطابق انہوں نے حملہ آوروں کو بتایا کہ وہ مذہبی کام سے واپس آ رہے ہیں، لیکن ہجوم نے ان کی ایک نہ سنی اور مار پیٹ جاری رکھی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور فوری کارروائی کرتے ہوئے اروی گاؤں سے کشور مہالے، چ

خواتین کی معاشی خودمختاری کو فروغ دینے کیلئے شہری کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی کا قیام

'وزیراعلیٰ ماجھی لاڈکی بہن' اسکیم کے تحت مستفید خواتین کو فائدہ ملے گا

ناندیڑ، 4 مارچ:(ورق تازہ نیوز) ریاستی حکومت کی اہم اور پرعزم اسکیم 'وزیراعلیٰ ماجی لاڈکی بہن' کے تحت مستفید ہونے والی خواتین کی معاشی خودمختاری کو مزید تقویت دینے کے لیے ان کی شمولیت سے خواتین شہری کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی قائم کرکے اس کی رجسٹریشن کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔خواتین کو بااختیار بنانے کی سمت یہ ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔اس اسکیم کے تحت مالی امداد حاصل کرنے والی خواتین کو کریڈٹ سوسائٹی کے قیام کے ذریعے بچت، سرمایہ کاری اور خودروزگار کے مواقع میسر آئیں گے۔دیہی اور شہری علاقوں کی خواتین کو معاشی طور پر مضبوط بنانے میں اس اقدام سے نمایاں فائدہ ہوگا۔یہ اپیل ضلع ڈپٹی رجسٹرار برائے کوآپریٹو سوسائٹیز شاہوراج ہیرے نے کی ہے۔اس ضمن میں دفتر کوآپریٹو کمشنر کی جانب سے 11 جون 2025 کو ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے۔اس کے مطابق 8 مارچ 2019 کے سرکلر میں طے شدہ شرائط پوری کرنے والی سوسائٹیوں کی رجسٹریشن کا عمل انجام دیا جائے گا۔رجسٹریشن کے لیے مطلوبہ شرائط درج ذیل ہیں:

ممبئی، تھانے اور نوی ممبئی کے وارڈ سطح پر: کم از کم 1000 ابتدائی اراکین، رجسٹریشن کے وقت 15 لاکھ روپے شیئر کیپیٹل

دیگر میونسپل کارپوریشنز: 800 اراکین، 10 لاکھ روپے شیئر کیپیٹل

ممبئی/تھانے/نوی ممبئی میٹروپولیٹن علاقہ: 2000 اراکین، 30 لاکھ روپے شیئر کیپیٹل

دیگر میٹروپولیٹن علاقہ: 1500 اراکین، 20 لاکھ روپے شیئر کیپیٹل

میونسپل کونسل علاقہ: 500 اراکین، 5 لاکھ روپے سرمایہ

گاؤں سطح: 250 اراکین، 1.50 لاکھ روپے سرمایہ

تعلقہ سطح: 500 اراکین، 5 لاکھ روپے سرمایہ

ضلع سطح: 1500 اراکین، 10 لاکھ روپے سرمایہ

یہ رجسٹریشن مہاراشٹر کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1960 اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد 1961 کے مطابق کی جائے گی۔

کریڈٹ سوسائٹی کی رجسٹریشن کے وقت مستفید خواتین کی فہرست کو محکمہ خواتین واطفال کی جانب سے تصدیق شدہ ہونا لازمی ہوگا۔ مزید برآں، بانی اراکین (پروموٹرز) کی پس منظر جانچ کے دوران یہ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا کہ ان کا کوئی مجرمانہ ریکارڈ نہیں ہے، جس کی تصدیق متعلقہ پولیس اسٹیشن کے ذمہ دار افسر سے کرائی جائے گی۔مرکزی اور دیگر بانی اراکین کو ایگزیکٹو مجسٹریٹ کے روبرو حلف نامہ جمع کرانا ہوگا، جس میں درج ذیل امور شامل ہوں گے: صارفین کے لیے 100 فیصد KYC کی تکمیل

پروموٹر کسی قسم کا سودی یا اس جیسا کاروبار نہ کرتے ہوں

کسی کوآپریٹو ادارے کے نادہندہ نہ ہوں

دیگر کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ڈائریکٹر نہ ہوں

ان شرائط کی خلاف ورزی کرنے والی سوسائٹیوں کی رجسٹریشن مسترد کر دی جائے گی۔

ہر رجسٹرڈ کریڈٹ سوسائٹی کے لیے ایک "سرپرست افسر" مقرر کیا جائے گا۔محکمہ کوآپریشن کے اسسٹنٹ رجسٹرار درجہ کے افسر کو رہنمائی کی ذمہ داری سونپی جائے گی، جو حساب کتاب، ڈپازٹ و قرض معاملات، اجلاس کی کارروائی، آڈٹ اور قانونی امور میں معاونت فراہم کریں گے۔

ناندیڑ: غیر قانونی مسافر بردار گاڑیوں اور بغیر لائسنس گاڑیوں کے خلاف کارروائی، 201 مقدمات درج

ناندیڑ، 3 مارچ: شہر میں بڑھتی ہوئی ٹریفک کی مشکلات پر قابو پانے کے لیے پولیس نے غیر قانونی مسافر بردار گاڑیوں اور بغیر اجازت نامہ چلنے والی گاڑیوں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ایک ہی دن میں 201 مقدمات درج کیے ہیں۔یہ کارروائی Abinash Kumar، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ناندیڑ کی ہدایت پر انجام دی گئی۔انہوں نے شہر میں غیر قانونی مسافر برداری، بغیر لائسنس یا پرمٹ چلنے والی گاڑیاں، تیز رفتار گاڑیاں اور فٹا کا سائلنسر والی بائیکس کے خلاف مہم چلانے کے احکامات جاری کیے تھے۔اسی سلسلے میں 2 مارچ 2026 کو شہر کی ٹریفک برانچ وزیرآباد کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر بھگوت ناگرگوجے نے پولیس انسپکٹر پرمیشر قدم اور دیگر پولیس عملہ کے ساتھ مشترکہ مہم چلائی۔اس دوران ریلوے اسٹیشن روڈ، مہاویر چوک، کلامندر، ورکشاپ، راج کارنر اور چھترپتی چوک پر گاڑیوں کی کاغذات کی جانچ کی گئی۔کارروائی کے دوران آٹو رکشہ ڈرائیوروں کو یونیفارم پہننے کی ہدایت بھی دی گئی۔اس کے علاوہ ٹریفک میں رکاوٹ پیدا کرنے والی گاڑیاں، ٹرپل سیٹ موٹر سائیکلیں، بغیر لائسنس گاڑیاں اور دیگر خلاف ورزیوں پر کارروائی کرتے ہوئے مجموعی طور پر 201 کیسز درج کیے گئے۔پولیس انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ بڑھتی ہوئی ٹریفک کے پیش نظر اپنی دو یا چار پہیہ گاڑیاں مقررہ پارکنگ مقامات پر ہی پارک کریں، سڑکوں پر ٹھیلے یا دیگر سامان رکھ کر تجاوزات نہ کریں، ٹریفک سگنلز کی پابندی کریں اور ٹریفک میں رکاوٹ پیدا کرنے والی کسی بھی سرگرمی سے گریز کریں۔بصورت دیگر موٹر وہیکل ایکٹ اور دیگر قوانین کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔یہ کارروائی سیھناش کمار کی رہنمائی میں شہر ٹریفک برانچ وزیرآباد، پولیس اسٹیشن وزیرآباد اور دنگل کنٹرول دستے کے افسران واہلکاروں نے انجام دی۔

ہندوستان اور بنگلہ دیش دوطرفہ شراکت داری کو مضبوط بنانے کیلئے سرگرم

ڈھاکہ، 3 مارچ۔ایم این این۔بنگلہ دیش میں ہندوستان کے ہائی کمشنر پرنائے ورما نے منگل کے روز بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کی نوتشکیل شدہ طارق رحمان کی حکومت کے وزراء سے ملاقاتیں کیں جس میں دوطرفہ تعلقات کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ڈھاکہ میں ہندوستانی ہائی کمیشن کے مطابق، ورما نے بنگلہ دیش کے لوکل گورنمنٹ، دیہی ترقی اور کوآپریٹو کے وزیر مرزا فخر الاسلام عالمگیر سے ملاقات کی تاکہ مشترکہ دلچسپی کے مختلف شعبوں کو تلاش کیا جائے۔دونوں فریقوں نے دیہی معیشت، زرعی کوآپریٹو، نچلی سطح پر مالیاتی بااختیار بنانے وغیرہ جیسے شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے پر اتفاق کیا۔"ہائی کمشنر نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان-بنگلہ دیش تعلقات عوام سے عوام کے تعلقات پر قائم ہیں اور یہ کہ ہندوستان باہمی مفاد اور باہمی فائدے کی بنیاد پر تمام شعبوں میں عوام پر مبنی تعاون کو فروغ دینے کے لئے بنگلہ دیش کے ساتھ مثبت، تعمیری اور مستقبل کی طرف متوجہ ہونے کے لئے تیار ہے۔اس سے پہلے دن میں، ورما نے بنگلہ دیش کے جنگ آزادی کے امور کے وزیر، حافظ الدین احمد سے بھی ملاقات کی، جس میں دونوں ممالک کے درمیان مضبوط تاریخی رشتوں کی تصدیق کی جو کہ 1971 کی بنگلہ دیش کی آزادی کی جنگ کے دوران مشترکہ قربانیوں سے جڑی ہوئی ہے۔ہندوستانی ہائی کمیشن نے کہا کہ "انہوں نے باہمی احترام اور باہمی اعتماد کی بنیاد پر مل کر کام کرنے کی اہمیت پر زور دیا تاکہ دونوں ممالک کے درمیان عوام کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط کیا جا سکے۔اتوار کو، ہندوستانی ہائی کمشنر نے بنگلہ دیش کے وزیر داخلہ صلاح الدین احمد سے ملاقات کی، کیونکہ دونوں فریقوں نے دونوں ممالک کے درمیان سیکورٹی تعاون سمیت مشترکہ دلچسپی کے دوطرفہ امور پر تبادلہ خیال کیا۔ورما نے بنگلہ دیش کے قانون، انصاف اور پارلیمانی امور کے وزیر محمد اسد الزماں سے بھی ملاقات کی۔ان ملاقاتوں کے دوران، بھارتی ہائی کمشنر نے برسراقتدار بی این پی حکومت کے ساتھ باہمی مفادات، فوائد اور حساسیت پر مبنی متعدد شعبوں میں عوام پر مبنی تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے بھارت کی رضامندی سے آگاہ کیا۔پچھلے مہینے، ورما نے بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ خلیل الرحمن سے ملاقات کی کہ وہ باہمی مفاد اور فائدے کی بنیاد پر ایک مثبت، تعمیری اور آگے نظر آنے والے انداز میں مل کر کام کرتے ہوئے، بنگلہ دیش کی نئی حکومت کے ساتھ مشغول ہونے اور تمام شعبوں میں عوام پر مبنی تعاون کو بڑھانے کی ہندوستان کی خواہش کا اظہار کریں۔

مشرقِ وسطیٰ میں پھنسے ناندیڑ کے شہریوں کے لیے انتظامیہ کی کوششیں جاری؛ گھبرانے کی ضرورت نہیں، محفوظ واپسی کو ترجیح

ناندیڑ، 4 مارچ:(ورق تازہ نیوز) مشرقِ وسطیٰ کے ممالک میں موجود ناندیڑ ضلع کے شہریوں کی صورتحال پر ضلع انتظامیہ مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔ضلع کے سرپرست وزیر اٹل ساوے اس معاملے پر مسلسل رابطے میں ہیں اور انتظامیہ کو چوکنا رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ضلع انتظامیہ کے مطابق 4 مارچ 2026 کو شام 5 بجے تک موصول ہونے والی معلومات کے مطابق ناندیڑ ضلع کے کل 54 شہری دبئی، شارجہ، قطر، بحرین اور سعودی عرب میں موجود ہیں اور وہ تمام محفوظ ہیں۔یہ معلومات ضلع ایمرجنسی آپریشن سینٹر کو موصول ہوئی ہیں۔سرپرست وزیر اٹل ساوے پوری صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں اور وہ بھارت کی وزارتِ خارجہ (MEA) اور ریاستی ایمرجنسی آپریشن سینٹر، منترالیہ ممبئی کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں۔انہوں نے اس سلسلے میں ضلع کلکٹر راہل کردیلے سے بھی گفتگو کرکے ضروری ہدایات جاری کی ہیں۔ناندیڑ ضلع کے جو 54 شہری مشرقِ وسطیٰ کے مختلف ممالک میں موجود ہیں، ان سے اور ان کے اہلِ خانہ سے ضلع ایمرجنسی آپریشن سینٹر براہِ راست رابطہ رکھے ہوئے ہے۔سرپرست وزیر نے ضلع انتظامیہ کو ہدایت دی ہے کہ ریاستی اور مرکزی حکومت کی ہدایات کے مطابق ان شہریوں کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے مکمل طور پر چوکس اور تیار رہیں۔مشرقِ وسطیٰ اور اس کے اطراف کے ممالک میں کشیدہ علاقائی صورتحال کے پیش نظر فلسطین (رام اللہ)، قطر (دوحہ)، سعودی عرب (ریاض)، اسرائیل (تل ابیب)، ایران (تہران)، عراق (بغداد)، کویت، بحرین، مسقط، اردن اور متحدہ عرب امارات (ابوظہبی) میں مقیم ناندیڑ ضلع کے شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ محتاط رہیں، غیر ضروری نقل وحرکت سے گریز کریں اور مقامی انتظامیہ و بھارتی سفارت خانوں کی ہدایات پر عمل کریں۔ضلع ایمرجنسی آپریشن سینٹر شہریوں کی حفاظت کے معاملے میں مکمل طور پر الرٹ ہے اور مرکزی حکومت ومتعلقہ سفارت خانوں کے ساتھ رابطے میں رہ کر صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

مشرقِ وسطیٰ میں موجود ناندیڑ کے شہریوں کے لیے ضروری ہدایات:

1. محفوظ مقامات پر رہیں اور غیر ضروری نقل وحرکت سے بچیں۔
2. بھارتی سفارت خانے یا قونصل خانے کی سرکاری ہدایات پر عمل کریں۔
3. اپنی لوکیشن اور موجودہ صورتحال سے اہلِ خانہ کو مسلسل آگاہ کرتے رہیں۔
4. موبائل فون چارج رکھیں اور ضروری دستاویزات اپنے پاس رکھیں۔
5. سوشل میڈیا پر افواہیں، غیر مصدقہ پیغامات یا غلط معلومات پھیلانے سے گریز کریں۔
6. بھارتی سفارت خانے میں رجسٹریشن کروانا انتہائی ضروری ہے۔

مہاراشٹر حکومت اور بھارت کی وزارتِ خارجہ بیرونِ ملک موجود بھارتی شہریوں کی حفاظت پر 24 گھنٹے نظر رکھے ہوئے ہیں اور ضرورت پڑنے پر مدد، معلومات کی فراہمی اور حالات کے مطابق واپسی کے انتظامات کے لیے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ضلع کلکٹر اور ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین راہل کردیلے نے اپیل کی ہے کہ ناندیڑ ضلع کے جو شہری قطر، متحدہ عرب امارات یا بحرین میں موجود ہیں اور جنہوں نے ابھی تک ضلع انتظامیہ سے رابطہ نہیں کیا ہے، وہ فوری طور پر رابطہ کریں۔اسی طرح جو شہری ان ممالک سے واپس آچکے ہیں وہ بھی اپنی واپسی کی اطلاع دیں۔اس سلسلے میں شہری متعلقہ تحصیل دفتر یا ضلع ایمرجنسی آپریشن سینٹر، ضلع کلکٹر آفس ناندیڑ کی ہیلپ لائن (02462)235077 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

چھترپتی شیواجی مہاراج ریونیو مہم کے تحت ناندیڑ ضلع کی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کا ورکشاپ

ناندیڑ، 4 مارچ: شہری و دیہی علاقوں کے عام شہریوں، کسانوں، طلبہ اور خواتین کو محکمہ مال (ریونیو) سے متعلق روزمرہ مسائل کے فوری حل اور شکایات کے بروقت ازالے کے مقصد سے 'چھترپتی شیواجی مہاراج ریونیو مہم' نافذ کی جارہی ہے۔ریونیو انتظامیہ کو مزید عوام دوست، مؤثر اور متحرک بنانے کے لیے اس مہم کے تحت ناندیڑ ضلع کی تمام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے صدور اور سیکریٹریز کی ایک ورکشاپ ہفتہ 7 مارچ 2026 کو صبح 11 بجے، پلاننگ بھون، ضلع کلکٹر آفس میں منعقد کی جائے گی۔

اس ورکشاپ میں محکمہ رجسٹریشن و اسٹامپ اور محکمہ کوآپریشن سے متعلق قوانین، ضوابط اور طریقہ کار پر تفصیلی رہنمائی فراہم کی جائے گی۔ہاؤسنگ سوسائٹی کے قیام کے بعد اس کے بائی لاز کے مطابق صدر یا سیکریٹری کی جانب سے اراکین کو پلاٹ یا فلیٹ الاٹ کیے جاتے ہیں۔اس کے بعد ہونے والی دوبارہ منتقلی (ری ٹرانسفر) سوسائٹی کے ذریعے کی جاتی ہے اور اس سلسلے میں الاٹمنٹ لیٹر اور شراکت داری سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔مذکورہ الاٹمنٹ لیٹر کی ڈپٹی رجسٹرار آفس میں رجسٹریشن اور اس پر اسٹامپ ڈیوٹی کی ادائیگی لازمی ہے۔مہاراشٹر اسٹامپ ایکٹ 1958 کے مطابق ہاؤسنگ سوسائٹی کی جانب سے جاری کردہ اصل الاٹمنٹ لیٹر (اصل رکن کے لیے) پر 500 روپے اسٹامپ ڈیوٹی مقرر ہے۔تاخیر کی صورت میں ہر ماہ 2 فیصد کے حساب سے زیادہ سے زیادہ 2 ہزار روپے تک جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔اسی طرح دوبارہ منتقلی کے معاملات میں موجودہ مارکیٹ ویلیو کے مطابق اسٹامپ ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔مقررہ وقت پر ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں ہر ماہ 2 فیصد کے حساب سے جرمانہ اور زیادہ سے زیادہ چار گنا تک اضافی جرمانہ عائد ہوسکتا ہے۔اگر دوبارہ منتقلی کا الاٹمنٹ لیٹر رجسٹر یا اسٹامپ شدہ نہ ہو تو وہ مہاراشٹر اسٹامپ ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت قانونی طور پر قابل قبول نہیں ہوگا۔اس کے نتیجے میں شراکت داروں کو مستقبل میں فروخت، منتقلی، رہن یا قرض کے معاملات میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ان امور کے تعلق سے ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے صدور، سیکریٹریز اور اراکین میں بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے یہ ورکشاپ ضلع اسٹامپ کلکٹر مہیش وڈکر اور ضلع ڈپٹی رجسٹرار (کوآپریشن) شاہوراج ہیرے کے مشترکہ تعاون سے منعقد کی جارہی ہے۔مام متعلقہ افراد سے اس ورکشاپ میں شرکت کی اپیل کی گئی ہے۔

CHANGE IN NAME

My old Name is NASEEM BEGUM Which I Am Changing New NameAs NASEEM BEGUM ABDUL QUADER Henceforth My All Correspondence Will Be Done As Per My New Name Please Consider The Same.

Adress- House No. 2-4-85, Kazi Galli Near Bazar Mohalla, Mudkhed, TQ. Mudkhed Dist.Nanded Maharashtra - 431806

Mobile No. 9021172334

اب ناندیڑ سے گوا اور ناگپور کیلئے ہوائی سروس کا آغاز

ناندیڑ، 4 مارچ:(ورق تازہ نیوز) اشوک راؤ چوہان نے ایک ٹویٹ کے ذریعے اطلاع دی ہے کہ ناندیڑ سے طویل عرصے سے منتظر ناندیڑ-گوا فضائی سروس 31 مارچ سے شروع ہونے جا رہی ہے۔اس کے ساتھ ہی ناندیڑ-ناگپور فضائی سروس بھی دوبارہ مسافروں کی خدمت میں شروع ہو جائے گی۔موصولہ معلومات کے مطابق Air Star کی گوا (موپا)-ناندیڑ-ناگپور پرواز مارچ کے آخر میں شروع کی جائے گی۔جمعہ کے دن کے علاوہ ہفتے میں چھ دن یہ سروس دستیاب رہے گی۔اس کا شیڈول درج ذیل ہوگا:

گوا (موپا)-ناندیڑ۔صبح 9:30 بجے گوا (موپا) سے روانگی۔صبح 10:50 بجے ناندیڑ میں آمد

ناندیڑ-ناگپور صبح 11:20 بجے ناندیڑ سے روانگی | دوپہر 12:10 بجے ناگپور میں آمد

ناگپور-ناندیڑ: دوپہر 12:40 بجے ناگپور سے روانگی۔دوپہر 1:30 بجے ناندیڑ میں آمد ناندیڑ-گوا (موپا)

دوپہر 2:00 بجے ناندیڑ سے روانگی دوپہر 3:20 بجے گوا (موپا) میں آمد

دوپہر 12:40 بجے ناگپور سے روانگی۔دوپہر 1:30 بجے ناندیڑ میں آمد ناندیڑ-گوا (موپا)

دوپہر 2:00 بجے ناندیڑ سے روانگی۔دوپہر 3:20 بجے گوا (موپا) میں آمد

اس کے علاوہ Fly91 ایئر لائن 29 مارچ سے ناندیڑ-بنگلورو فضائی سروس بھی شروع کرے گی۔اس کے بعد ناندیڑ سے بنگلورو کے لیے دو پروازیں دستیاب ہوں گی۔ان تینوں خدمات کے شروع ہونے کے بعد شری گورو گوبند سنگھ جی ائیرپورٹ سے ممبئی، پونے، ناگپور، غازی آباد (ہندن)، احمد آباد، گوا، بنگلورو اور حیدرآباد سمیت آٹھ شہروں کے لیے براہ راست فضائی سروس دستیاب ہو جائے گی۔ناندیڑ کی ترقی کے نقطہ نظر سے یہ ایک اہم قدم سمجھا جا رہا ہے، جس سے صنعت، سیاحت، تعلیم اور کاروباری شعبوں کو یقینی طور پر بڑا فائدہ ہوگا۔

ضلع میں پیٹرول یا ڈیزل کی کسی بھی قسم کی قلت نہیں، اور نہ ہی

قیمتوں میں اضافے کی کوئی تجویز حکومت کے پاس موصول ہوئی: کلکٹر

ناندیڑ، 4 مارچ: (ورق تازہ نیوز) مشرقِ وسطیٰ اور اس کے اطراف کے چند ممالک میں پیدا ہونے والی کشیدہ صورتحال کے باعث بھارت میں پیٹرول کی قلت پیدا ہونے اور پیٹرول کی قیمتوں میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہونے کی افواہیں عوام کے درمیان پھیل رہی ہیں۔ان افواہوں کے نتیجے میں ناندیڑ ضلع اور شہر کے مختلف پیٹرول پمپوں پر شہریوں کی غیر ضروری بھیڑ دیکھنے میں آئی ہے۔

اس سلسلے میں ناندیڑ کے ضلع کلکٹر راہل کردیلے نے عوام سے اپیل کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ ضلع میں پیٹرول یا ڈیزل کی کسی بھی قسم کی قلت نہیں ہے اور نہ ہی ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کی کوئی تجویز حکومت کے پاس موصول ہوئی ہے۔سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع سے پھیلائی جارہی یہ معلومات مکمل طور پر بے بنیاد اور غلط ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ ناندیڑ ضلع میں ایندھن کا ذخیرہ مناسب مقدار میں موجود ہے اور اس کی فراہمی معمول کے مطابق جاری ہے۔لہٰذا پیٹرول یا ڈیزل حاصل کرنے کے لیے گھبراہٹ میں آکر پیٹرول پمپوں پر غیر ضروری بھیڑ لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ضلع انتظامیہ کی جانب سے شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ: 1. کسی بھی غیر مصدقہ خبر یا افواہ پر یقین نہ کریں۔ 2. صرف حکومت اور ضلع انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ سرکاری معلومات پر ہی اعتماد کریں۔ 3. پیٹرول پمپوں پر نظم وضبط برقرار رکھیں اور غیر ضروری قطاروں سے گریز کریں۔ضلع انتظامیہ صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔شہریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ خوف وہراس میں مبتلا نہ ہوں، افواہوں کا شکار نہ بنیں اور اپنے روزمرہ کے معاملات معمول کے مطابق جاری رکھیں۔

قبائلی تعلیم یافتہ بے روزگار امیدواروں کے لیے تربیتی موقع

ناندر، 4 مارچ — ضلع ناندر کے قبائلی (ایس ٹی) تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کے لیے خوشخبری ہے کہ محکمہ ? ہنرمندی ترقی، روزگار وصنعت کاری معلومات ورہنمائی مرکز، کنوت میں یکم اپریل 2026 سے شروع ہونے والے 114 ویں تربیتی سیشن کے لیے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔کنوٹ کے جونیئر ہنرمندی ترقی وروزگار رہنمائی افسر کے مطابق امیدواروں کو مختلف مسابقتی امتحانات کی تیاری کرائی جائے گی اور قبائلی امیدواروں کے لیے دیگر محکموں کی خود روزگار اسکیموں سے متعلق معلومات اور رہنمائی بھی فراہم کی جائے گی۔درخواست دہندگان کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ 27 مارچ 2026 تک اپنی تعلیمی اسناد اور ذات (قبائلی) سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقول کے ساتھ درخواست جمع کرائیں۔

دفتر کا پتہ: ہنرمندی ترقی، روزگار وصنعت کاری معلومات ورہنمائی مرکز سرکاری ٹیکنیکل اسکول (آئی ٹی آئی) کے قریب، گوکندا، تعلقہ کنوت، ضلع ناندر - 431811۔رابطہ نمبر: 9881524643 / 7219709633 / 9518997868 / 221801-02469

داخلے کی شرائط: *امیدوار کا تعلق درج فہرست قبائل (ST) سے ہونا لازمی ہے۔ * کم از کم میٹرک (شالانت) پاس ہونا ضروری، اعلیٰ تعلیم یافتہ امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔* عمر 27 مارچ 2026 کو کم از کم 18 سال اور زیادہ سے زیادہ 35 سال و۔* تربیتی مدت 3 ماہ 15 دن ہوگی۔* میٹرک پاس اور گریجویٹ امیدواروں کو ماہانہ ایک ہزار روپے وظیفہ دیا جائے گا۔* وظیفہ براہ راست بینک اکاؤنٹ میں منتقل ہوگا، اس لیے فعال بینک اکاؤنٹ لازمی ہے۔* رہائش اور کھانے کا انتظام امیدوار کو اپنے خرچ پر کرنا ہوگا۔* اس سے قبل اسی نوعیت کی تربیت حاصل کرنے والے یا درمیان میں چھوڑنے والے امیدوار اہل نہیں ہوں گے۔

اخباری صفحہ لے آؤٹ' کلر پوسٹر ڈیزائن* سوشل میڈیا گرافک* سرکاری پریس ریلیز فارمیٹ بھی تیار کرسکتا/سکتی ہوں۔

ہندوستان کا عالمی کیمیکل سیکٹر کا حصہ 2030 تک بڑھ کر 5-6 فیصد ہوجائے گا

نئی دہلی۔?4 مارچ۔ایم این این۔حکومت کے مطابق، ہندوستان کا عالمی کیمیکل سیکٹر کا حصہ 2030 تک بڑھ کر 5-6 فیصد تک اور 2040 تک 1 ٹریلین ڈالر کا کاروبار حاصل کرنے کے لیے تیار ہے۔مرکزی وزیر جے پی نڈا کے مطابق، ملک میں بائیوفارماشکتی اور تین وقف شدہ کیمیکل پارکس کے لیے 13,000 کروڑ روپے کی بجٹ کی فراہمی ہندوستان کے مستقبل پر ایک اسٹریٹجک شرط ہے۔بجٹ کے بعد کے ویبنار سے خطاب کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ 2035 تک دنیا بھر میں 40 فیصد ادویات حیاتیاتی ہوں گی۔تقریباً 300 بلین امریکی ڈالر مالیت کے پیٹنٹ 2030 تک ختم ہو رہے ہیں۔اب حیاتیات کی طرف بڑھنے کا وقت ہے اور ہندوستان بائیوفارما مشن کے ساتھ چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔اس مشن کے لیے 10,000 کروڑ روپے کا بجٹ اگلے پانچ سالوں میں استعمال کرنے کے لیے مختص کیا گیا ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کی؟۔ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔